سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

www.uwf.org.pk

لبیک لبیک لیثہ العرین
لبیک لبیک لیثہ العرین

ماہنامہ الموسوی پشاور

ربیع الاول 1434 ہجری

رجسٹرڈ نمبر 443 جلد 14 شمارہ نمبر 1

اُم البنینؑ

سہ ماہی ایڈیشن

سانحہ کوئٹہ پر قائد ملت جعفریہ آقائے موسوی کا ردعمل

ٹی این ایف جے کے صدر وزیراعظم چیف جسٹس وزیر داخلہ گورنر چیف سیکرٹری کو مراسلات۔

چیف جسٹس دہشت گردی کے سانحات اور حکومت کی مجرمانہ خاموشی کا suo moto نوٹس لیں۔

پاکستان میں جمہوریت کے بجائے جہالت و دہشت کا راج ہے۔

بلوچستان حکومت مستعفی ہو جائے۔ کوئٹہ فوج کے حوالے کیا جائے۔

وطن عزیز پر ڈھیٹ حکمران مسلط ہیں چند سو یا ہزار تو کجا پورا پاکستان قتل ہو جائے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

علمدار روڈ پر ماتم کناں وارثین شہدا کے مطالبات پورے کیے جائیں۔ حکمرانوں کی بے حسی قومی المیہ ہے۔

کالعدم تنظیموں کے خلاف ٹارگٹڈ آپریشن کیا جائے۔ حکمران راست اقدام پر مجبور نہ کریں۔

کسی بھی سانحہ میں بعض تنظیموں کی جانب سے ذمہ داری قبول کر لینا سراسر فریب و دھوکہ ہے۔

سیدتی سیدتی ام البنین — لبیک لبیک لیثۃ العرین

سیدتی سیدتی ام البنین — لبیک لبیک لیثۃ العرین

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

ماہنامہ الموسویؑ — ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 14 | ربیع الاول 1434 ہجری، جنوری 2013 | شمارہ نمبر 1

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی

چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الہدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ کی میڈیا سے گفتگو	7
3	مرکزی سیکرٹری جنرل TNFJ (خصوصی خطاب)	9
4	سلام بحضور مولا حسینؑ (اثر صہبائی)	10
5	اجلاس (مرکزی کابینہ)	10
6	سیدہ بنت علی موسوی (خصوصی بیان)	11
7	مختار آل محمدؐ (علامہ نجم الحسن کراروی)	13
8	منظوم کلام (نجم آفندی)	15
9	نہج البلاغہ کے آئینے میں	15
10	سکینہ جنریشن کارنر	16-17
11	خبریں	18-22
12	حساس ہے اصغر (منظوم کلام) (سید محسن نقوی)	23

اداریہ

چہلم امام حسینؑ پر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خصوصی پیغام
جسے ادارہ اس کی افادیت کے پیش نظر قارئین کیلئے بطور اداریہ پیش کر رہا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
پیغام اربعین حسینیؑ 1434ھ
قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی

ان الحیات عقیدۃ و جہاد عقیدہ عقائد کا واحد ہے۔ معنی ہے پختہ گرہ باندھنا اور مضبوط عہد و پیاں کرنا اور اس کا تعلق انسان کے دل سے ہے اسی طرح عقیدہ سے مراد وہ فکر و نظریہ ہے جو آدمی کے قلب میں گھر کر جائے اور وہ تصور ہے جو اس کے ذہن دل و دماغ میں اچھی طرح سما جائے اور پھر اسے ایک خاص طرز حیات اختیار کرنے پر آمادہ کرے اور ساری زندگی اس مضبوط عقیدہ اور فکر پر قائم رہے یہی وجہ ہے کہ جذبات انسان پر اس کے عقیدہ اور نظریہ کی حکومت ہوتی ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے اس لئے کہ ذات الٰہی نے اسے پسندیدہ ترین کہا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام اور زرارہ بن اعین روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا بنی الاسلام علی خمسۃ اشیائ: علی الصلاۃ، والزکوۃ، والحج والصوم والولایۃ یعنی اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر استوار ہے اول نماز دوم زکوۃ سوم حج چہارم روزہ اور پانچواں ولایت، مرحوم طریحی کتاب مجمع البحرین میں فرماتے ہیں ولایت بفتح واؤ محبت اہلبیت اور آپ کی دین میں متابعت سے عبارت ہے وہ اہلبیتؑ جن کی محبت کو اجر رسالت گردانا گیا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ اور ان میں سے ایک ہستی کا نام ہے حسینؑ جنہوں نے اسلام کی سربلندی کیلئے تاریخ ساز قربانی دے کر پرچم اسلام کو تا قیامت سربلند کر دیا،

حسین وہ بااصول غازی وہ معتبر نمازی   کہ جس نے اپنے لہو کی سرخی سے نقش اسلام کو سنوارا

تاریخ گواہ ہے کہ امام عالی مقامؑ نے سر کٹوانا منظور کیا جھکانا منظور نہیں کیا باطل کیخلاف جہاد کر کے حق کی حمایت کا سبق دیا اور انسانوں کو حرمت انسانی کیلئے جینے کا اور خوشنودی خدا کیلئے مرنے کا سلیقہ بتایا اور یہ سمجھایا عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے، یہی وجہ ہے کہ ہماری سرشت میں علی ابن ابی طالب کی ولایت رسول اور آل رسول کی محبت اور حسینؑ کی عزاء شامل ہے اسی لئے میں نے عنوان قرار دیا کہ زندگی عقیدہ اور اس کے لئے جدوجہد اور جہاد کا نام ہے اور الجہاد ماضی الی یوم القیامۃ۔ عزاداری امام مظلوم جو دنیائے مظلومیت کا ظلم بربریت کیخلاف احتجاج ہے درحقیقت فروغ حسینیت کیلئے جہاد ہے، دنیائے باطل نے حضورؐ کے بعد سے لے کر آج تک اہلبیتؑ کے مناقب چھپانے پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کیں اور آج وہ عزاداری کے درپے ہیں اور آئے دن اس کیخلاف نئی نئی سازشوں میں مصروف ہے اور باہر کے دشمن سے بھی زیادہ اندر کا دشمن اس کیخلاف سرگرم عمل ہے اس لئے کہ اس کے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ عزاداری ہی دین و شریعت کے تحفظ کیلئے ایک روشن مینار ہے اور سب سے بڑا ہتھیار ہے کبھی وہ گریہ و بکا پر اعتراض کرتا ہے کبھی ماتم قمہ زنجیر زنی پر اشکار کرتا ہے اور کبھی خون بہانا ممنوع قرار دیتا ہے اور وہ خون مریضوں کو مہیا کرنے پر تشویق دلاتا ہے۔

غم حسین پہ جو معترض ہیں ان سے کہو   غم حسینؑ عبادت ہے زندگی کیلئے

حضرت امام حسینؑ کی پیدائش پر حضورؐ رو دیئے وجہ پوچھی گئی کہا میرے اس بیٹے کو ایک باغی گروہ قتل کریگا خاتون جنتؑ نے ایک روایت کے مطابق پوچھا کہ بابا نامدار کس زمانے میں میرے نورعین پر مصائب و آلام کے پہاڑ گرینگے کہا یہ وہ زمانہ ہوگا نہ میں ہونگا نہ علیؑ نہ آپ نہ حسنؑ قالت یا ابتاہ فمن یبکی علیہ ومن یلتزم باقامۃ العزائ۔ حضرت زہراؑ نے عرض کی بابا جان ایسے زمانہ اور عالم غربت میں جب میرا فرزند شہید ہوگا تو اس کی مصیبت پر کون روئے گا اور کون مجالس ماتم و عزاء بپا کریگا، قال رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نساء امتی یبکن علی نساء اہلبیتی و رجالھن یبکون عرجال اہلبیتی رسالتمآب نے فرمایا میری نور نظر اس بات کی فکر نہ کر میری امت کی عورتیں خواتین عصمت و طہارت کے مصائب پر روئیں گی اور میری امت کے مرد مردان اہلبیتؑ کے مصائب و آلام یاد کر کے گریہ کرینگے، ویجدد ون العزاء جیلا

بعد جیل فی کل سنۃ اور تیرے فرزند کی عزاداری کی سال بہ سال یاد تازہ کرینگے ایک قوم کے بعد ایک قوم فاذا کان یوم القیامۃ تشفعین انت للنساء وانا اشفع للرجال اور جب روز قیامت آئے گا تو تم ان خواتین کی اور میں مردوں کی شفاعت کرونگا اور جو مومن حسینؑ مظلوم پر روئے ہم اس کا ہاتھ پکڑ کر داخل جنت کرینگے۔

ہم لوگ دعائے زہراؑ ہیں، شبیر کا ماتم کرتے ہیں　　　جو دور عزا سے رہتے ہیں تقدیر کا ماتم کرتے ہیں

آج یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ عزاداری گھر ہی بیٹھ کر کرلیا کرو امام بارگاہوں میں کرلیا کرو شاہراہوں پر کیوں کرتے ہو؟ عزاداری دراصل ہر دور کے ظالم کیخلاف ابدی اور سرمدی احتجاج ہے۔

جو اشک پلکوں سے ڈھل رہے ہیں　　　وہ ظلم کا رخ بدل رہے ہیں

اور ظالم کیخلاف احتجاج کرنے کی اجازت خود قرآن دیتا ہے، لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم وکان اللہ سمیعا علیما (اللہ برائی کیساتھ آواز بلند کرنے کو پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے اور اللہ خوب سنتا اور جانتا ہے) (سورہ نساء آیت 148) یعنی شریعت نے تاکید کی ہے کہ کسی کی برائی دیکھو اور اس کا چرچہ نہ کرو بلکہ تنہائی میں اس کو سمجھاؤ مگر یہ کہ کوئی دینی مصلحت ہو اسی واسطہ ظالم کے ظلم کو آشکار کرنے کا نام ہی احتجاج ہے، حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے کہا مجھے میرا پڑوسی اذیت پہنچاتا ہے آپ نے اس سے کہا تم اپنے گھر کا ساز و سامان نکال کر باہر راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا چنانچہ جو بھی گزرتا اس سے پوچھتا تو وہ ہمسایہ کے ظالمانہ رویہ کے بارے میں بیان کرتا یہ سن کر ہر راہ گذر اس ہمسایہ پر لعنت ملامت کرتا (سنن ابی داؤد، کتاب الادب) بحوالہ شاہ فہد قرآن پرنٹنگ وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ الاوقاف والدعوۃ والارشاد فی مملکۃ العربیۃ السعودیۃ۔ تو جب ایک عام شخصیت کو ظلم کیخلاف آواز اٹھانے کا حق قرآن و سنت نے دے رکھا ہے تو حسین ابن ابی طالبؑ سے بڑا کوئی مظلوم نہیں ہے کربلا سے بڑا کوئی سانحہ نہیں ہے لہذا ہر عزادار کے فرائض میں شامل ہے کہ دنیائے ظلم کے سب سے بڑے ظالم یزید کے ظلم کو اجاگر کرے اور اسے اجاگر اور آشکار کا سب سے بڑا ذریعہ عزاداری امام عالی مقام ہے جس سے آج بھی دنیائے یزیدیت لرزہ براندام ہے یزید اور اس کے کارندوں نے اتنا بڑا ظلم کیا ہے جسے چھپا دیا جاتا تو آج دین و شریعت کا کہیں نام و نشان تک نہ ہوتا۔ امام عالی مقامؑ کا امتحان روز عاشور نماز صبح سے شروع ہو کر نماز عصر تک اختتام پذیر ہو گیا امام حسینؑ اصحاب باوفا اولاد اطہار کے لاشے اٹھائے اور پھر گرمی کی شدت برداشت کرتے ہوئے زخموں پر زخم کھا کر شہادت عظیم سے سرخرو ہو کر ساقی حوض کوثر کے پیالہ کوثر سے سیراب ہوئے لیکن ام المصائب حضرت زینب سلام اللہ علیہا ثانی زہراؑ اپنے بھائی کیساتھ شریک رہیں شریکۃ الحسین کہلائیں اور پھر شام غریباں کی سختیاں اور کوفہ و شام کے بازاروں ابن زیاد و یزید کے درباروں کی پیشیاں برداشت کرتے ہوئے علیؑ کی آواز میں اور علیؑ کے لہجہ میں وہ تقریرات و خطبات دیئے جس نے قصر ہائے یزیدیت کی چولیں ہلا کر رکھ دیں اور دنیا کو بتلا دیا دیکھ لو حسینؑ کا قاتل کون ہے کبھی نہ کہنا یزید خلیفہ رسول تھا کون ہے جو ان کڑی منزلوں میں گزر سکتا تھا یہ خانوادہ رسالتؐ کا خاصہ اور زہراؑ کے دودھ کا اثر تھا کہ صبر و برداشت کا وہ مظاہرہ کیا اور یزیدیت کا پردہ چاک کیا اور دنیائے انسانیت کو یہ بتا دیا کہ یہ خون ناحق نہ چھپ سکے گا جسے یہ دنیا چھپا رہی ہے یہ زینبؑ دختر علیؑ و بتولؑ کا ہی کام تھا۔

حدیث عشق دو باب است کربلا و دمشق　　　یکے حسینؑ رقم کرد دیگر زینبؑ

حسینؑ سب کا ہے حسینؑ رب کا ہے ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ ہر قوم پکار رہی ہمارے ہیں حسینؑ زینبؑ و زین العابدینؑ کا احسان عظیم ہے اور حسینؑ کی قربانی تعبیفد ینا بذبح عظیم ہے۔ عزاداری کیا ہے؟۔۔ یاد حسینؑ کو فراموش نہ کرنا چنانچہ امام رضاؑ نے پہلے محرم کو ریان بن شبیب سے دوران گفتگو فرمایا یابن شبیب ان سرک ان تکون معنا فدرجات العلی من الجنان فحزن لحزننا وفرح لفرحنا وعلیک بولایتنا فلوان وجلا تولی حجرا لحشرۃ اللہ معنا (اگر تم چاہتے ہو اے پسر شبیب کہ بہشت بریں میں ہمارے ساتھ اعلیٰ مقام پر رہو تو پھر ہمارے غم میں غم منایا کرو اور ہماری خوشی میں خوش رہا کرو اور تم پر واجب ہے کہ تم ہماری ولایت و مودت کے قائل رہو کیونکہ اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھتا ہے تو اسے بھی اس پتھر کے ساتھ محشور کریگا (عیون اخبار الرضا جلد) حسینؑ وہ مظلوم ہے جس پر کائنات اور کائنات کی ہر شے نے گریہ کیا چنانچہ قرآن ناطق امام جعفر صادقؑ نے فرمایا (یا زرارۃ ان السماء بکت علی الحسین اربعین صباحا بالدم) زرارہ بتحقیق میرے جد مظلوم امام حسینؑ پر چالیس روز تک آسمان خون رویا وان الارض بکت اربعین صباحا بالسواد وان الشمس بکت علیہ اربعین صباحا بالکسوف والحمرۃ وان الجبال تقطعت وان البحار تفجرت وان الملائکۃ

بکت اربعین صباحا علی الحسین وما اختضبت امراۃ من بنی ہاشم ولا ادھنت ولا رجلت ولا اکتحلت حتی اتانا راس عبیداللہ ابن زیاد فما زلنا فی عبرۃ بعدہ (شرعۃ المصائب حصہ اول) اور اس مظلوم پر زمین چالیس روز بسیاہی آفتاب چالیس صبح تک کسوف اور سرکی اور پہاڑ غم حسینؑ میں ٹکڑے ٹکڑے ہوا جوش وخروش میں آئے اور ملائکہ نے چالیس روز تک امام حسینؑ پر گریہ وبکا کیا اے زرارہ جس روز سے میرے جد شہید ہوئے اس روز سے خواتین ہاشمیہ میں سے کسی خاتون نے نہ خضاب لگایا نہ مہندی نہ سر میں تیل ڈالا نہ بالوں میں کنگھی کی نہ آنکھوں میں سرمہ لگایا جب تک سر ابن زیاد ہمارے پاس نہیں لایا گیا (اور یہ کارنامہ سرانجام دیا مختار ثقفی نے اسی لئے امام زین العابدینؑ نے ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ مختار کو جزائے خیر دے) پھر فرمایا اے زرارہ ہم اہلبیت رسالت اپنے جد مظلوم کی مصیبت میں ہمیشہ رویا کرتے تھے، جب بھی امام چہارم امام زین العابدینؑ کے سامنے پانی پیش کیا جاتا حضرت اس طرح گریہ فرماتے کہ برتن خون سے بھر جاتا، اسیران آل محمد کے اونٹوں کے آگے آگے نیزوں پہ بلند شہدائے کربلا کے سر تھے اور سر سید الشہداء سب سے آگے تھا جو نہایت ہی روشن اور رسالتم آب سے مشابہ تھا، امام عالی مقام کی ریش مبارک خون اطہر سے خضاب آلودہ تھی چہرہ اقدس مانند چاند تھا ہوا سے آپ کی ریش اطہر دائیں اور بائیں متحرک ہو رہی تھی ثانی زہراء کی نگاہ اقدس جب سر امام حسینؑ پر پڑی تو اپنا سر مبارک چوب محمل پر اس زور سے مارا کہ خون کے قطرات مقنع کی تہہ سے ٹپکنے لگے آپ نے سر مبارک کی طرف منہ کر کے فرمایا بھیا حسین اے چاند درخشاں کمال پر پہنچنے سے پہلے ہی تو غروب ہو گیا حضرت رباب مادر سکینہ سلام اللہ علیہا شہادت امام مظلومؑ کے بعد ہمیشہ دھوپ میں بیٹھتیں کبھی زیر سایہ نہ دن میں نہ رات میں نہ سردی میں نہ گرمی میں بیٹھیں جس کے باعث آپ کا چہرہ اطہر کی جلد مبارک سے خون جاری رہتا تھا (کتاب روا لھموم عن شعائر الامام الحسین المظلوم) اس دور کا ہادی امام عصر امام مہدی سلام اللہ علیہ الصلواتہ زیارت ناحیہ میں اپنے جد مظلوم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں اس کا سلام جو آپ کے مصائب سے بہت غمگین اور ملول اور بے حال ہے اس کا سلام جو صحرائے کربلا میں اگر آپ کے روبرو جہاد کر کے آپ کی مدد کرتا اور اپنے جسم وجان متاع اولاد سب کو آپ پر قربان کر دیتا اس کی روح آپ کی روح پر اور اس کے اہل آپ کے اہل پر نثار ہوتے اب جب کہ زمانے نے مجھے موخر کر دیا ہے اور آپ کی مدد سے مجھے میرے مقدر نے روک دیا ہے آپ سے لڑنے والوں سے لڑ نہ سکا اور آپ کے اعداء کے مقابلے میں میدان میں آکر ایستادہ نہ ہو سکا تو اب صبح شام بیقراری سے آپ کے مصائب میں رویا کروں گا اور آنسوؤں کی جگہ اپنی آنکھوں سے خون کے اشک بہایا کروں گا، گویا کہ امام عصر اس دور کے سب سے بڑے عزادار ہیں جو آنسوؤں کے بجائے خون کے آنسو رو رہے ہیں (یہ سبق ہے ان شخصیتوں کیلئے جو قمہ زنی اور زنجیر زنی سے روک کر عزاداروں کو ہسپتالوں میں خون دینے کی ترغیب دلاتے ہیں)۔

جتلا دو اسے جو کہتے ہیں، خوں اپنا بہانا بدعت ہے | مظلوم کے حامی جو بھی ہیں تطہیر کا ماتم کرتے ہیں

حاجی ملا سلطان علی تبریزی جو بڑی عابد و زاہد شخصیت تھے حالت خواب میں امام عصر کی زیارت سے شرفیاب ہوئے تو آپ نے امام عصرؑ سے سوال کیا کہ جو زیارت ناحیہ میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں صبح و شام اپنے جد مظلوم پر ندبہ کروں گا اور آنسوؤں کے بدلے آپ پر خون کے آنسو روؤں گا کیا یہ درست ہے امام عصرؑ نے فرمایا ہاں یہ درست ہے حاجی ملا سلطان تبریزی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ وہ کونسی مصیبت ہے جس پر آپ آنسوؤں کے بدلے خون روتے ہیں آیا حضرت شہزادہ علی اکبرؑ کی مصیبت ہے فرمایا نہیں اگر خود حضرت علی اکبرؑ اس مصیبت کے وقت زندہ رہتے تو وہ بھی خون کے آنسو روتے ملا سلطان علی تبریزی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کیا وہ غازی عباسؑ کی مصیبت ہے آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت علمدار عباسؑ ہوتے تو وہ بھی خون کے آنسو روتے میں نے عرض کیا پھر یہ آپ کے جد مظلوم کی مصیبت ہے کہا نہیں وہ بھی اس وقت ہوتے تو خون کے آنسو روتے ملا تبریزی نے کہا میں نے امام عصرؑ سے دریافت کیا مولا پھر وہ آخری کونسی مصیبت ہے فرمایا یہ مصیبت اسیری جدہ زینبؑ ہے (شیفتگان امام مہدی) اس لئے تو امام زین العابدینؑ سے جب پوچھا گیا سب سے زیادہ مصیبت کہاں آئی آپ نے کہا الشام الشام الشام۔

سجادؑ سے وطن میں کسی نے کیا کلام | گزرے کہاں زیادہ قلق تجھ پہ یا امام
حضرت نے تین بار کہا شام شام شام | سر ننگے میرا کنبہ تھا تھا اور گرد خاص و عام

حسینیو یاد رکھو عزاداری ہمارا مذہبی شعار ہے جو ہمیشہ کیلئے جاری و ساری ہے آپ پر لازم ہے کہ اجر رسالت ادا کرتے ہوئے ولایت کا پرچار کرتے ہوئے عقیدت و

محبت کیساتھ غم حسینؑ میں آنسو بہائیں سینہ کوبی کریں قمہ زنی کریں زنجیر زنی کریں کیونکہ اسی سے شریعت کی بقا ہے اور یہی ہمارے نجات کی گارنٹی ہے میرے استاد حضرت امام خمینی کی عزاداری کے بارے میں جو وصیت ہے اس پر عمل کریں، ہمیں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ نے کس طرح ہمفکر کیا ہے جس امام مظلومؑ نے ہمیں اس طرح مربوط فرمایا ہے کیا ہم اس کی شہادت اور اس کے مصائب پر اظہار تاسف نہ کریں اس پر گریہ و بکا نہ کریں ان پر اشک نہ بہائیں اسی گریہ و بکا نے (عزاداری امام مظلوم) ہمیں آج تک محفوظ رکھا ہے جاگو جاگتے رہو یہ شیاطین ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ کہیں ہم ان کے مکر و فریب میں نہ آ جائیں یہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے عزاداری امام عالی مقام چھیننا چاہتے ہیں ان کے شیطانی اور ابلیسی ہتھکنڈوں سے بچ کر رہنا علمائے اعلام علمائے حقہ کا دینی و شرعی فریضہ ہے کہ وہ مجالس عزا کا انعقاد کریں اور عوام الناس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ انتہائی عزت و احترام سے عزاداری امام عالی مقام میں شرکت کریں اور انتہائی عقیدت سے سینہ زنی کریں بعض پاکیزہ دل جوان دریافت کرتے ہیں کہ ہم صدیوں سے امام مظلومؑ کا غم منا رہے ہیں اشک بہا رہے ہیں ماتم کر رہے ہیں مستقبل میں بھی کرتے رہینگے لیکن اس کا فائدہ کیا ہے؟ ہم اگر ساری عمر سید الشہداء پر گریہ و بکا کریں آنسو بہائیں امام مظلوم ہمارے فائدے کے محتاج نہیں لیکن عزاداری میں ہمارے لئے فائدہ ہی فائدہ ہے (صحیفہ نور جلد 8)۔ یوم عاشور جلوسہائے عزاء میں کسی تبدیلی کا سوچنا بھی مت ان جلوسوں کو کسی قسم کے لانگ مارچ کی شکل مت دینا انہیں اپنی سابقہ روش اور روایات کے مطابق اسی سینہ زنی ماتم اور نوحہ خوانی کیساتھ بلکہ اگر ہو سکے تو سابقہ روایات سے بھی زیادہ پر عظمت طریقہ سے برقرار رکھا جائے یہی کامیابی کا راز ہے لانگ مارچ ایک سیاسی مقام ہے اسے الگ رہنے دیں، پورے ملک کو امام بارگاہ ہونا چاہیئے ہر شخص کو ذاکر اور ہر شخص کو عزادار ہونا چاہیئے اس سے زیادہ اتحاد کہاں ملے گا؟ دنیا میں کون ایسی قوم ہے جو ہماری طرح متحد ہے؟ یہ اتحاد کس کی پیداوار ہے یہ مظلوم کربلا کی نوازش ہے (1400 ھجری شب اول محرم واعظین و ذاکرین قم المقدسہ سے امام خمینی رضوان اللہ علیہ کا خطاب) صرف آیۃ اللہ خمینی ہی نہیں ہر دور کے مراجع نے عزاداری، قمہ زنی تطبیر (سر پر تلوار کے ماتم) کی فضیلت بیان فرمائی، اس کی ترویج پر زور دیتے رہے، آج ساری دنیا میں غم حسینؑ میں خون بہانے کے بجائے مریضوں کو عطیہ کر دینے کی مہم چل نکلی ہے، ایسا کرنے والے بقول امام خمینی ''ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے عزاداری امام عالی مقام چھیننا چاہتے ہیں'' لہذا عزاداران امام حسینؑ کے پاؤں کی خاک ہونے کے ناطے دنیا بھر کے ماتمی عزاداروں کو میرا پیغام ہے کہ وہ عزائے حسینؑ کا سلسلہ ہر طریقے سے جاری رکھیں کیونکہ!

جب ہوگا سوا نیزے پہ خورشید قیامت   سائے میں سیدہؑ کے عزادار رہینگے

عزاداری مظلوموں کا احتجاج ہے اور آج تک کوئی احتجاج کی حدود و قیود کو طے نہ کر سکا، عہد حاضر کے عظیم مراجع عظام نے غم حسینؑ میں خون بہانے کے بجائے بلڈ بنکوں میں جمع کروانے والوں کو خوب جواب دیا ہے نجف اشرف کے مرجع کبیر آیۃ اللہ العظمی السید سعید الحکیم ارشاد فرماتے ہیں ''خون کا عطیہ دینے کا عزداری سید الشہداء ان کے مصائب پر رنجیدہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں، مخالفین کا پروپیگنڈہ ہمیں متزلزل نہیں کر سکتا ان کے الزام بہت سے ہیں ہم مومنین کیلئے واجب ہے کہ وہ سید الشہداء اور ان کے اہلبیت اور اصحاب کی عزاداری کا تحفظ کریں پس ان امور کیلئے تگ و دو کرنا مذہب شیعہ کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے راہ مستقیم ہے۔ اللہ دشمنوں کے شر و اور مکر سے ان (شعائر حسینیہ) کی حفاظت فرمائے جیسے زمانوں سے آج تک ان کی حفاظت فرمائی اور بیشک اللہ توفیق دینے والا اور ہادی ہے سیدھے راستے کی طرف'' (کتاب الشعائر الحسینیہ ص 18)۔ آیۃ اللہ العظمی السید صادق الشیرازی فرماتے ہیں ''خون کا عطیہ دینا جائز ہے لیکن (اس کے ذریعے) شعائر حسینیہ کو روکنا تو درکنار ایسا سوچنا بھی اہلبیتؑ کے موالی کی شان نہیں''، غم حسینؑ میں سر پر تلواروں کے ماتم کی تاریخ آیۃ اللہ العظمی السید علی حسینی سیستانی یوں بیان فرماتے ہیں، ''جہاں تک غم حسینؑ میں خون بہانے کا تاریخی لحاظ سے تعلق ہے وہ محب الدین طبری نے اپنی کتاب (لم تکن ردۃ صفحہ نمبر 272) پر نقل کیا ہے کہ ترجمہ: (61 ہجری کو اہل بحرین نے شہادت امام حسینؑ کے نو دن بعد پہلی مرتبہ اپنے سروں پر تلواریں مار کر غم حسینؑ میں خون جاری کیا۔ اس غم امام حسینؑ میں خون بہانے کے واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جب امام حسینؑ کی جانب اہل کوفہ نے خطوط بھیجے کہ آپؑ ہمارے پاس کوفہ تشریف لائیں تو جب آپؑ نے کوفہ کا ارادہ کیا تو مختلف علاقوں میں اپنے شیعوں کی طرف سے خطوط بھیجے، شام، یمن، بحرین اور جبل عامل اور انہیں اپنے ساتھ عراق ملنے کی دعوت دی، ایک بہت بڑا لشکر صعصعہ بن صوحان (جو اصحاب امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ میں سے ایک صحابی تھے) کی قیادت میں بحرین سے عراق کی جانب روانہ ہوا اور بصرہ میں انہیں پتا چلا کہ امام حسینؑ کربلا جا چکے ہیں جب لشکر کربلا پہنچا تو بنی اسد نے انہیں شہادت امام حسینؑ کی خبر دی، انہوں نے امام کی قبر اطہر کے متعلق پوچھا تو انہیں

قبر بتائی گئی وہ سید الشہداء کی قبر سے لپٹ کر رونے لگے اور اپنی تلواروں کو نیاموں سے نکال کر اپنے سروں پر ماتم کرنے لگے اور اس ماتم کے ذریعے اپنے سروں کے خون کو تربت امام حسینؑ سے ملا دیا (بشارۃ الکونین با قامتہ الماتم علی الحسین صفحہ 84 تا 85 مطبوعہ نجف) ہم عزاداری کی تمام شعائر کی طرح اربعین حسینیؑ بھی شریکۃ الحسین سیدہ زینب بنت علیؑ کی سنت کے طور پر مناتے ہیں۔

ہر رسم عزاء تجھ سے زمانے میں چلی ہے　　　　توشارح کردار حسین ابن علیؑ ہے

جب یزید لعین نے اہلبیت عصمت وطہارت کو قید و بند کے بعد رہا کیا تو بشیر کو جو و دستدار خانوادہ عصمت وطہارت تھا اہلبیت اطہار کے ہمراہ مدینہ کی طرف روانہ کیا اور اس نے با کمال حفظ و احتیاط اسیران کربلا کے لٹے پٹے کارواں کو پہلے زمین کربلا پہنچایا، مشہور روایت ہے کہ جب یہ کارواں کربلا پہنچا وہ اربعین کا دن تھا اور صحابی رسولؐ حضرت جابر ابن عبداللہ انصاریؓ پہلے سے وہاں موجود تھے بس ایک شور وشین بپا ہوا، زمین لرز گئی، آسمان کانپ اٹھا، اہلبیت اطہار روتے پیٹتے مقتل شہداء پر پہنچے، ایک قیامت برپا ہوئی ہر طرف وائے حسینؑ ہائے حسین کی صدا بلند تھی اور جب ثانی زہراؑ نے اپنے ماں جائے حسینؑ کی قبر اطہر کو دیکھا پس دیکھتے ہی ہاتھ پھیلا کر قبر سے لپٹ گئیں اور کربلا کی عظیم ترین خاتون حیدر کرارؑ کی شیر دل بیٹی غش کھا گئیں۔

گر کے ناقہ سے زینب نے دی یہ صدا　　　　قید سے چھوٹ کے بھیا بہن آ گئی

المختصر بی بی جب کسی طرح بھی قبر حسینؑ سے جدا نہیں ہو رہی تھیں اشک چشم ابر بہار کی طرح جاری تھے جگر اقدس آتش والم سے بریاں تھا سید الساجدینؑ قریب آئے فرمایا پھوپھی بی اماں ہمیں مدینہ جانا ہے تب ثانی زہراؑ نے کہا "اے ارض کربلا میں تمہیں بطور امانت اس نور خدا کو جو باعث تحصیل سعادت دنیا و آخرت ہے تیرے سپرد کرتی ہوں"۔ وہ بہن جو کربلا سے اسیر ہو کر شام جاتے ہوئے بھائی کے لاشے پر رو بھی نہ سکی تھی اس بہن نے اپنے بھائی کے مشن کو کوفہ وشام کی صعوبتیں برداشت کر کے اس انداز میں اجاگر کیا کہ آج کائنات کے گوشے گوشے میں صدائے یا حسینؑ بلند ہو رہی ہے، آج ہر با غیرت حسین کے غم میں رو رہا ہے۔

تو یوں بچھا گئی ہے بھائی کا فرش ماتم　　　　جس کو سمیٹ دینا ممکن نہیں کسی سے

ربعین حسینیؑ کے اس پرغم موقع پر عزاداران حسینؑ کو میری تلقین ہے کہ عزاداری کی راہ سے ہٹانے کی سازشوں کے پروپیگنڈے میں ہرگز نہ آئیں۔

رعب دستار فضیلت میں نہ آ جانا کہیں　　　　شک وشبہات میں پڑ کر نہ گنوا دینا یقیں

میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ عزاداری ہماری پاسبانی کی محتاج ہیں یہ ہر دور میں شیعت کی پاسبان ہے دنیا کی تمام سپر پاورز ایکا کر لیں تمام سرمایہ تمام میزائل راکٹ گولہ وبارود مل کر بھی غم حسینؑ کا راستہ نہیں روک سکتے، اس ماتم پر حسینؑ کی بے ردا بہن کا پہرا ہے اس کے محافظ عباس علمدار کے کٹے ہوئے بازو ہیں اور اس پر سایہ فگن فاطمہ زہرا کی دعا ہے۔ شعائر حسینیؑ پر سنگ زنی کرنے والے اور عزاداروں کو گمراہ کرنے والے مادر حسینؑ سے ڈریں اور اس دن سے ڈریں جب بنت رسولؐ کے مجرموں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی، اربعین حسینیؑ کے پرغم پر ہم حجت دوراں اور مادر حسینؑ کے حضور پرسہ تعزیت پیش کرتے ہوئے اس عہد کا اظہار کرتے ہیں کہ دشمنان ولاء وعزا کے سامنے ہمیشہ سینہ سپر رہیں گے۔

نذرانہ یہ قبول ہو اے مادر حسین　　　　ہے اور آنسوؤں کے سوا کیا ہمارے پاس

خاکپائے عزادارن مظلوم کربلا

آغا سید حامد علی شاہ موسوی، قائد ملت جعفریہ

20 صفر المظفر 1434ھ، 3 جنوری 2013

قائد ملت کی میڈیا سے گفتگو

حکمران خوف و ہراس نہ پھیلائیں، پاکستان کو بچانے اور مضبوط بنانے کیلئے عزم حسینؑ اختیار کرنا ہوگی

مسلمان نہ ظلم کرتا ہے نہ اپنے لوگوں کو ظالموں کے سپرد کرتا ہے کہ امریکہ اٹھالے جائے یا بھارت پھانسی چڑھا دے

اسلام آباد(ام البنین نیوز) دین وشریعت کی سربلندی کیلئے ریگزار کربلا پر نواسہ رسولؐ امام حسینؑ اور آپؑ کی اولاد واصحاب وانصار کی قربانی کی یاد میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں مرکزی جلوس ذوالجناح،علم وتابوت وگھوارہ شہزادہ علی اصغرؑ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت میں مسجد وامامبارگاہ جامعۃ المرتضیٰؑ جی نائن فور اسلام آباد سے برآمد ہوا جس میں درجنوں ماتمی دستوں سمیت ہزاروں عزاداران مظلومؑ کربلا نے شرکت کی،دوران جلوس الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ دنیا بھر کی یزیدی واستعماری قوتیں مسلمانوں کیخلاف نبرد آزما ہیں پاکستان کو نشانہ اس لئے بنایا جارہا ہے کہ اس کا نظریہ اساسی اسلام ہے اور یہ واحد ایٹمی قوت ہے،محرم الحرام حرمت والے مہینوں میں شامل ہے اس ماہ کا احترام عرب کے غیر مسلم بھی کرتے تھے،دہشتگردی اور قتل وغارت گری کے ذریعے اس ماہ مقدس کی حرمت مسلمانوں کے ہاتھوں پامال ہونا تاریخ کا المیہ ہے۔گزشتہ روز ڈھوک سیداں میں شہزادہ قاسمؑ کی مہندی کے جلوس کو نشانہ بنایا گیا ڈیڑھ درجن بے گناہوں کو لہو میں نہلا دیا بیسیوں زخمی ہیں لیکن ہم نے امن کو ترجیح دی اور دینگے کیونکہ یہ وطن ہم نے بنایا ہے اور ہم ہی اسے بچائینگے،انہوں نے کہا کہ دربار بری امام میں مجھ پر خودکش حملہ کیا گیا ہم چاہتے تو پورے اسلام آباد کو آگ لگا سکتے تھے لیکن کسی کو تنکا نہیں جلانے دیا گیا،دہشتگردی کا بانی ڈکٹیٹر ضیاء الحق تھا جس کے بوئے ہوئے بیج سے آج تک لہو کی فصلیں کاٹی جارہی ہیں،آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ ہمارے سارے بیٹے بھی مار دیئے جائیں تو بھی میلادالنبیؐ اور عزاداری کے جلوسوں پر آنچ نہیں آنے دینگے،انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ رحمان ملک ملنے آئے تو انہیں واضح کہا ہے کہ خوف وہراس نہ پھیلائیں۔کیا آپ کا کام صرف خطرات بتانا رہ گیا ہے خطرات مٹانے کا کام کون کریگا،انہوں نے کہا کہ امن سلامتی واستحکام وطن کیلئے تمام مسلمانان پاکستان بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعا مانگیں کیونکہ دعا سے زنجیریں ٹوٹ جاتی ہیں اور

تقدیریں بدل جاتی ہیں،ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 21 مئی 85ء کے موسوی جونیجو معاہدے کے تحت تمام مرکزی وصوبائی حکومتیں عزاداری کے تمام لائسنسی وروایتی جلوسوں کو تحفظ فراہم کرنے کی پابند ہیں،عزاداری پر پابندی نہ پہلے قبول کی نہ ہماری آئندہ نسلیں کرینگی ،انہوں نے کہا کہ مسلمان کی نشانی یہ کہ نہ وہ ظلم کرتا ہے نہ سہتا نہ اپنے لوگوں کو ظالموں کے سپرد کرتا ہے کہ امریکہ اٹھالے جائے یا بھارت پھانسی چڑھا دے،رحمان ملک کی جانب سے سیکیورٹی انتظامات پر اطمینان کے سوال پر انہوں نے کہا کہ ان انتظامات سے وزیر داخلہ خود بھی مطمئن نہیں ہیں،حکومتی حلقوں میں ہم آہنگی کا فقدان ہے،صوبائی ومرکزی حکومت ایک دوسرے کی بات ماننے کو تیار نہیں ایک وزیر کچھ بات کرتا اور دوسرا کچھ،حکمران اگر مسائل حل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ایک اور نیک بننا ہوگا،انہوں نے کہا کہ عزاداروں کے مسائل کے حل کیلئے وفاقی وزارت داخلہ میں کنٹرول روم کا قیام احسن اقدام ہے لیکن پنجاب کے موجودہ حکمران جب بھی برسراقتدار آئے انہوں نے مسائل کو بگاڑنے کی ہی کوشش کی آج تک تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی مثبت کوششوں اور عزاداری کے مسائل کے حل کیلئے تجاویز کا انہوں نے

جواب نہیں دیا، 86ء میں نواز شریف دور میں لاہور میں 26 امام بارگاہوں اور مساجد کو آگ لگائی گئی تھی، انہوں نے کہا کہ کوئی انتظامات کرے یا نہ کرے ہم عزاداری جاری رکھیں گے ہم موت سے ڈرنے والے نہیں ہم اس علیؑ کے ماننے والے ہیں جن کا فرمان ہے کہ موت ہم پر آ پڑے یا ہم موت پر جا پڑیں، جو تعاون کرے گا رسولؐ سے اجر پائے گا کیونکہ حسنؑ اور حسینؑ کی شہادت رسول کی دوسری شہادت ہے، حسنؑ و حسینؑ کا قتل رسولؐ کا قتل ہے اور جو بھی عزاداری کے جلوسوں پر بم حملے کرتا ہے توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ یہ جلوس رسولؐ کے فرزند کے جلوس ہیں اور ان میں شامل تبرکات میں قرآن پاک رسولؐ و اہلبیتؑ و پاکیزہ صحابہ کبارؓ کے نام شامل ہوتے ہیں، قابیل سے شروع ہو کر مسجد کوفہ تک پہنچنے والی دہشتگردی اور کربلا میں تاریخ کی سب سے بڑی دہشتگردی سے لے کر آج تک ہونے والے دہشتگردی کے سامنے ہم نے کبھی سر نہیں جھکایا، دہشتگردوں کے سرپرست جان لیں کہ گولہ و بارود ہمیں نہ مٹا سکتے ہیں نہ جھکا سکتے ہیں اسلام کا پرچم ہمیشہ سربلند رہے گا اور حسینیت ہر دور میں اس کی پاسبان ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے بقول حسینؑ و دین حسینؑ دین پناہ حسینؑ لا الا اور بنائے لا الہ ہیں اور یہی پاکستان کی بنیاد ہے لہذا اسے بچانے، مضبوط بنانے کیلئے راہ حسینؑ اختیار کرنا ہوگی، انہوں نے کہا کہ حسین ابن علیؑ کا مقصد شہادت واضح تھا امام عالی مقامؑ نے واضح کہا تھا کہ یزید فاسق ہے شراب پیتا ہے کھلم کھلا برائی کا ارتکاب کرتا ہے کوئی مجھ جیسا اس جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا، امامؑ نے شہادت کی راہ سوچ سمجھ کر اختیار کی انہیں معلوم تھا کہ ان کی جان نہیں بچے گی لیکن اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسلام نہیں بچے گا لہذا انہوں نے نانا محمد مصطفیٰؐ کی قبر پر جو عہد کیا اسے اس انداز میں نبھایا کہ اسلام مٹانے والے مٹ کر رہ گئے، آقای موسوی نے کہا کہ دہشتگردی موبائل موٹر سائیکل پابند کر دینے سے بند نہیں ہو سکتی، اس کیلئے 30 کالعدم جماعتوں کو پابند کرنا ہوگا، انہوں نے کہا کہ حکمران قانون کے نقائص دور کریں، 100 قتل کرنے والے بھی عدالتوں سے آزاد ہو جاتے ہیں، انہوں نے کہا کہ شیعہ سنی تفریق پیدا کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دیں گے، دریں اثناء ماتمی جلوس نوحہ خوانی اور سینہ زنی کرتا ہوا اپنے مقررہ راستوں سے گزر کر محمدی چوک جی نائن ٹو پہنچ کر جلسے کی شکل اختیار کر گیا جہاں ہزاروں عزاداران حسینؑ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید حیدر زیدی نے کہا کہ غم حسینؑ کسی مخصوص مکتب یا گروہ کی میراث نہیں ہر مسلمان حسینؑ کا عزادار ہے حسینؑ اور عباسؑ کے وسیلے سے لوگوں کی حاجات پوری ہوتی ہیں، سانحہ کراچی کوئٹہ و ڈھوک سیداں راولپنڈی کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سانحہ ڈھوک سیداں میں ایک اہلسنت نے سبیل پلاتے ہوئے جام شہادت نوش کیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دشمن شیعہ سنی میں کبھی تفریق نہیں ڈال سکتا، اس موقع پر عزاداران حسینؑ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اسلام کی سربلندی، وطن عزیز کے دفاع اور شیعہ سنی اخوت و یگانگت کے فروغ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور آٹھ ربیع الاول تک جاری ایام عزاء کے دوران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے جاری کردہ ضابطہ عزاداری پر عملدرآمد کر کے اجر رسالت ادا کیا جائیگا بعد ازاں عزاداروں نے زنجیر زنی کر کے مظلوم کربلا کا پرسہ پیش کیا۔ جلوس اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا دارالحکومت اسلام آباد اور گرد و نواح کے درجنوں ماتمی دستوں نے ماتمداری میں شرکت کی، جلوس کے تبرکات میں شبیہہ ذوالجناح، علم مبارک، گہوارہ علی اصغرؑ اور مہندی شہزادہ قاسم شامل تھے۔ مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، ایم او، ابراہیم سکاؤٹس، مختار جنریشن، مختار فورس نے جلوس کے انتظامات میں حصہ لیا جبکہ خواتین کیلئے ام البنین ڈبلیو ایف کی رضاکاروں نے سیکیورٹی کے فرائض انجام دیئے، دوران جلوس سبیل حسینی کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اسلام آباد کی محرم کمیٹی کے اراکین اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کے علاوہ پولیس کی بھاری جمعیت تمام راستے جلوس کے ہمراہ موجود تھی، اختتامی دعا علامہ زاہد عباس کاظمی نے کرائی، اختتام پر جلوس کے منتظم اعلیٰ سید شجاعت علی بخاری نے جلوس کے شرکائ، ماتمیوں، عزاداران اور ضلعی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔

محبت حسینؑ سے سرشار ہر دیندار انکی یاد منانے کو دین و دنیا میں کامیابی کا وسیلہ سمجھتا ہے، سیدہ بنت علی موسوی

اسلام آباد(ام البنین نیوز)اسیران کربلا مخدرات عصمت و طہارت کی عظیم قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے مرکزی امامبارگاہ جامعتہ المرتضیٰؑ جی نائن فور اسلام آباد میں ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن، انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ہفتہ اسیران کربلا کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ امام علی رضاؑ کے فرمان کے مطابق جب خداوند عالم کسی کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے تو اس کے دل میں قبر حسینؑ بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر دیندار حسینؑ کی محبت سے سرشار ہو کر ان کی یاد کو اپنے لئے دین و دنیا میں کامیابی کا وسیلہ قرار دیتا ہے۔انہوں نے کہا کہ معرکہ کربلا میں جہاں بوڑھے مجاہدوں کی قربانیاں شامل ہیں وہاں جوانوں، معصوم بچوں اور مستورات نے بھی نصرت حق کیلئے وہ عظیم کردار پیش کیا جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی، انہوں نے کہا کہ وارث خون حسینؑ حضرت امام زین العابدینؑ اور بنت علیؑ بتول حضرت زینبؑ نے دیگر مخدرات عصمت کے ہمراہ شام و کوفہ کے بازاروں اور درباروں میں اپنے بلیغ خطبات اور جرا‌تمندی کے ساتھ یزیدیت کے منفی پروپیگنڈے کو خاک میں ملا دیا۔انہوں نے کہا کہ آمریت کی گھٹن میں بیمار کربلا کی صدائے حق نواز آج بھی کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر کے حریت پسندوں اور آزادی کے متوالوں کیلئے کامیابی کی نوید ہے۔انہوں نے کہا کہ سامراجی سازشوں کا قلع قمع کرنے اور انسانیت کو نجات دلانے کیلئے عالم اسلام کو جادہ حسینیت پر عمل کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کی عظمت و سربلندی اور دین محمدیؐ کے فروغ و پرچار کیلئے خانوادہ آل محمدؐ کے ہر فرد کا اپنے آپ کو پیش کر دینا قیامت تک کیلئے وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے اسلام اور انسانیت کو ان کا ممنون و احسان مند کر دیا ہے۔ ہر باضمیر انسان کربلا کو حق کا استعارہ گردانتا ہے اور راہ خدا میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا جذبہ اسی راہ کربلا کے وسیلہ سے مانگتا ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ خواتین عالم اگر چاہتی ہیں کہ آج بھی ان کی اولادیں حقیقی معنوں میں حق کی پرچارک اور سچ کی راہ پر چلنے کیلئے تیار ہوں تو انہیں خواتین کربلا کے کردار کو اپنا کر حسینیت کے دروازے پر جبین نیاز خم کرنا ہوگی اسی سے دنیا و آخرت کی کامیابی اور حق کی راہ پر ثابت قدمی وابستہ ہے۔مجلس عزاء کے شرکاء نے ایک قرارداد کے ذریعے اس عہد کا اظہار کیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ضابطہ عزاداری پر سختی کے ساتھ کاربند رہتے ہوئے 8 ربیع الاول ایام عزاء کے اختتام اور تا ظہور امام مہدیؑ ظلم و بربریت کیخلاف عالمگیر پر امن احتجاج عزاداری جاری و ساری رہے گا۔شہر بانو نقوی نے تلاوت و حدیث کساء کی سعادت حاصل کی جبکہ شائستہ قمر نے مرثیہ خوانی کی اور ام فروا، ام سلمٰی نقوی اور بنت موسیٰ موسوی نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

حکمران و سیاستدان بے حس ہو چکے ہیں، دہشتگرد آزاد اور عوام خوف و ہراس کی قید میں ہیں، مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ

طاہر القادری کی حمایت کی خبریں بے بنیاد ہیں، عزائے حسینؑ کے اختتام 8 ربیع الاول تک کسی قسم کی سیاسی سرگرمیاں مکتب تشیع کے عقائد کے منافی ہیں

اسلام آباد(ام البنین نیوز)تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سیکرٹری جنرل سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ اقدامات اٹھائے جائیں تو دہشتگردی سمیت تمام مسائل حل کئے جا سکتے ہیں، حکمران و سیاستدان بے حس ہو چکے ہیں ایک سانحہ اور جنازے کے بعد دوسرے سانحہ اور جنازے کا انتظار شروع کر دیتے ہیں، دہشتگرد آزاد اور عوام خوف و ہراس کی قید میں ہیں، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے ڈاکٹر طاہر القادری کی حمایت کی خبریں بے بنیاد ہیں، ایام عزائے حسینؑ کے اختتام 8 ربیع الاول تک کسی قسم کی سیاسی سرگرمیاں مکتب تشیع کے عقائد کے منافی ہیں، اسیران کربلاؑ نے مقصد شہادت حسینؑ کا تحفظ کیا اور عزاداری سید الشہداءؑ کی بنیاد رکھ کر مظلوموں کو جینے کا حوصلہ سکھایا اور ظالمین کو شکست دینے کی راہ متعین کر دی، ان خیالات کا اظہار انہوں نے 10 تا 17 صفر المظفر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان پر منائے جانے والے ”ہفتہ اسیران کربلاؑ“ کے انتظامات کے سلسلہ میں جامعتہ المرتضیٰؑ اسلام آباد میں ہفتہ اسیران کربلا کمیٹی کے عہدیداران، بانیان مجالس اور عزاداروں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ سانحہ قصہ خوانی بازار پشاور ارباب حل و عقد کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے کوئی بھول میں نہ رہے دہشتگردی کی آگ اسی طرح بھڑکتی رہی تو کسی کا دامن محفوظ نہیں رہے گا لہٰذا تمام محب دین و وطن قوتیں سر جوڑ کر بیٹھیں ضیائی مارشل لاء میں اس کے آغاز سے لے کر آج تک اس کے بڑھاؤ کے اسباب کا جائزہ لیا جائے اور دہشتگردی کیخلاف متفقہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور کسی کے ساتھ رو رعایت نہ برتی جائے، ارباب اقتدار کو خلوص دل سے دہشتگردی کو مٹانے کیلئے اقدامات کرنے ہوں گے کیونکہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو آساں نہ ہو سکے۔مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے کہا کہ وفاقی حکومت کی جانب سے متاثرین سانحہ ڈھوک سیداں راولپنڈی کی کوئی مدد نہ کرنا سوالیہ نشان ہے۔انہوں نے سانحات عزاداری میں شہید ہونے والوں کے لواحقین کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے اپنے دکھ پر امام حسینؑ کے غم کو ترجیح دے کر صحیح معنوں میں اجر رسالتؐ ادا کیا۔

سلام

اثر صہبائی

پوشیدہ شہادت میں حیات ابدی ہے
یہ سرخی پیغام حسین ابن علی ہے
مردان خدا سر سے کفن باندھے ہوئے ہیں
ہر گام پہ یلغار صف ہر منی ہے
سو آتش نمرود ہو خنجر فرعون
آواز صداقت نہ دبے گی نہ دبی ہے
ہر دور کے بوجہل اسے لکھ بجھائیں
قندیل محمد نہ بی نہ بجھی ہے
کٹتی رہی مردان حق آگاہ کی گردن
لیکن درباطل پہ جھکے گی نہ جھکی ہے
اے چشم فلک تو بھی بہا خون کے آنسو
نیزہ کی انی پر سر فرزند علی ہے
ہے فاطمہ کا لال محمد کا نواسہ
میداں میں جوئے گوروکفن لاش پڑی ہے
جان دے کے ہی ملتی ہے یہاں منزل محبوب
آغاز ہی سے رسم درہ عشق یہی ہے
کیا رتبہ عالی ہے امام الشہداء کا
کونین کی گردن پے تعظیم جھکی ہے
تسکیں بھی تڑپ بھی ہے غم آل نبی میں
سینے میں اگر آگ ہے آنکھوں میں نمی ہے

دہشتگردی کا لامتناہی سلسلہ حکمرانوں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

راولپنڈی (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کی مرکزی کابینہ کا دوروزہ اجلاس قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔تحریک کے مرکزی ترجمان سید قمر زیدی کے مطابق شرکائے اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ وطن عزیز پاکستان چاروں طرف سے اندرونی و بیرونی خطرات میں گھرا ہے، ابلیسی قوتیں اپنی تمام تر توانائیاں پاکستان کو زیر کرنے پر صرف کررہی ہیں،قتل و غارتگری، دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ تھمنے کا نام نہیں لے رہی جو حکمرانوں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے،قرارداد میں باور کرایا گیا کہ نائن الیون کے بعد فرنٹ لائن اتحادی کا کردار ادا کرنے کے صلے میں آج پاکستان کا انگ انگ زخمی ہے،حکومت و سیاست پر چند خاندانوں نے اجارہ داری قائم کررکھی ہےاور اپنے بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کے ذریعے آئندہ بھی قائم رکھنا چاہتے ہیں جنکی اس روش کی بناء پر آج دہشتگردی آسمان کو چھورہی ہے،قرارداد میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ چھ محرم الحرام کو راولپنڈی میں دلخراش سانحہ کروایا گیا،نو دس محرم کو ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ، بلوچستان جو پاکستان کا دل وجان ہےاور کراچی سندھ جو وطن عزیز کی اقتصادی شہ رگ ہے،خیبر پختونخوا جو پاکستان کا بازوئے شمشیر زن ہے وہاں خون کی ہولی کھیلی جارہی ہے، چندروز قبل ایک سینئر وزیر کو ٹارگٹ کیا گیااور گزشتہ روز ایک سیکیورٹی پوسٹ کو ٹارگٹ بنایا گیا جہاں قتل و غارت گری کے ساتھ دو درجن سے زائد اہلکاروں کو اغوا بھی کرلیا گیا غرضیکہ کوئی ایسا وقت نہیں کہ لاشیں نہ اٹھائی جارہی ہوں،قرارداد میں مرکزی کابینہ ٹی این ایف جے نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ حکومت نے جن تین درجن سے زائد گروپوں کو ممنوع قرار دے رکھا ہے وہ نہ صرف نئے ناموں سے کام کررہے ہیں بلکہ مکتب کا نام استعمال کررہے ہیں اور جب دہشتگردی کا کوئی سانحہ رونما ہوتا ہے تو ان کی طرف سے گھیراؤ جلاؤ، دھرنے، کالیں اور ہڑتالیں شروع کردی جاتی ہیں لیکن حکمران خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں،ایک طرف بڑے بڑے جلسے ہورہے ہیں جہاں تنکا حرکت نہیں کرتا لیکن دوسری طرف مسجدیں، امام بارگاہیں، دفاتر اور بازار تک نشانہ بنائے جارہے ہیں،قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ دہشتگردی کے قلع قمع کیلئے انسداد دہشتگردی قانون پر سختی سے عملدرآمد کروائے اور اگر اس میں کوئی خامیاں ہیں تو انہیں فوری طور پر دور کیا جائے،قرارداد میں باور کرایا گیا کہ پوری قوم نے چیف جسٹس آف پاکستان کو نہ صرف بحال کروایا بلکہ انہیں بام عروج پر بھی پہنچایا جس کی وجہ سے آج عدلیہ سب سے زیادہ طاقتور ہے،قرارداد میں چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری پر زور دیا گیا کہ وہ ضیاء الحق کے دور سے لے کر آج تک ہونیوالے دہشتگردی کے تمام واقعات کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن تشکیل دیں اگر ایبٹ آباد، مہران بیس اور سلالہ حملے کے

بارے میں کمیشن بن سکتے ہیں تو پاکستان کو تباہی کے دھانے پر پہنچانے والی دہشتگردی کے خاتمہ کیلئے کیوں کر کمیشن نہیں بنایا جاسکتا، ایک اور قرارداد میں ملک میں بولی جانے والی بھانت بھانت کی بولیوں اور نت نئے ایجنڈوں کا مقصد اصل مسائل سے توجہ ہٹانا اور پاکستان کو پھنسانا ہے۔ قرارداد میں واضح کیا گیا کہ امت مسلمہ کے دو ہی مسلمہ مکاتب ہیں جنہوں نے مل کر پاکستان بنایا تھا اور وہی مل کر اسے بچائیں گے، ان میں کوئی رخنہ نہیں ڈال سکتا لیکن آج یہ دونوں مسلمہ مکاتب حقوق سے محروم ہیں، اسلامی نظریات کونسل، علماء بورڈ، رویت ہلال کمیٹی سمیت دیگر تمام اداروں میں مخصوص مکتب اور مسلک کے لوگ شامل ہیں جو حکومتی نمائندے تو ہو سکتے ہیں مگر مکاتب کے نمائندے نہیں، قرارداد میں یہ بات زور دے کر کہی گئی کہ مکاتب کا نمائندہ وہی ہوگا جسے ان مکاتب کی نمائندہ تنظیمیں نامزد کریں گی، قرارداد میں اسلامی نظریاتی کونسل میں محض ایک شیعہ رکن کی شمولیت کو ناانصافی قرار دیتے ہوئے باور کرایا گیا کہ آئین تو سب کو برابری کا حق دیتا ہے، قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل سمیت تمام مملکتی اداروں کی چیئرمین شپ مرحلہ وار تمام مسلمہ مکاتب کو دی جائے تاکہ کسی ایک کی اجارہ داری قائم نہ ہو، اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ نظریہ پاکستان سے سراسر انحراف ہوگا۔ ایک اور قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اربعین حسینی 17 تا 20 صفر چہلم امام حسین علیہ السلام و شہدائے کربلا کے موقع پر سیکیورٹی کے سخت و موثر انتظامات کرے، عوام خود بھی چوکنے رہیں، مشکوک افراد اور مشتبہ اشیاء پر نظر رکھیں، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ایماء پر وزارت داخلہ سمیت پانچوں صوبوں میں بنائے گئے محرم عزاداری سیل آٹھ ربیع الاول تک فعال رکھے جائیں جو ٹی این ایف جے کے عزاداری کنٹرول روم کے ساتھ رابطہ رکھیں تاکہ دشمنان دین و وطن کی سازشوں کو ناکام کیا جاسکے اور قوم و ملک کو شرارتوں سے بچایا جاسکے، قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سانحہ ڈھوک سیداں راولپنڈی، ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ اور کراچی کے سانحات کے شہداء کے وارثین کی فوری امداد کرے اور زخمیوں کا سرکاری سطح پر علاج معالجہ اور نقصانات کی تلافی کرے۔

دشمنان اسلام کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کیلئے نسل نو کو اپنے دلوں میں جذبہ قاسمؑ پیدا کرنا ہوگا، سیدہ بنت علی موسوی

جامعۃ المرتضیٰ میں مجلس عزاء برائے خواتین، شبیہہ مہندی شہزادہ قاسم ابن حسنؑ برآمد ہوئی، ہزاروں خواتین کی شرکت

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام جامعۃ المرتضیٰ میں شہزادہ قاسم ابن حسنؑ کی شہادت عظمیٰ کے سلسلے میں مجلس عزاء منعقد ہوئی، خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ استعماری قوتیں مسلمانوں کے جذبہ ایمان و جہاد کو سرد کرنے کیلئے تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہیں، مغربی میڈیا ایک منظم مہم کے تحت نوجوان نسل کو گمراہ کر رہا ہے۔ جس کے اثرات سے بچانے کیلئے نوجوان نسل کو اسلامی ہیروز کی سیرت و کردار سے روشناس کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہزادہ قاسم ابن حسنؑ کا جذبہ فداکاری اور حصول شہادت کا عزم مصمم رہتی دنیا تک کے نوجوانوں کیلئے مینارہ نور اور مشعل راہ ہے۔ اس نوعمری اور کمسنی میں دین خداوندی کی بقاء اور شریعت رسولؐ خدا کی ترویج کیلئے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کرنا خانوادہ رسالت اور آغوش امامت میں پرورش کی بین دلیل ہے۔ سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ خانوادہ رسالتؐ کے تمام صغیر و کبیر افراد نے خود کو احیائے اسلام کیلئے وقف کر رکھا تھا جن کے نزدیک راہ اسلام میں موت کو گلے لگانا شہد کے ذائقہ سے بھی زیادہ شیریں تھا، انہوں نے کہا کہ آج کشمیر و فلسطین سمیت دنیا بھر میں آزادی و حریت کیلئے برسرپیکار نونہالوں کا جذبہ سرفروشی کربلا کے جوانسال اور کمسن ہیروز کا مرہون منت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں ظلم کا بازار گرم کرنے والے دشمنان اسلام کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کیلئے نسل نو کو اپنے دلوں میں جذبہ قاسمؑ پیدا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنانے کیلئے مشاہیر اسلام کی سیرت و کردار پر عمل پیرا ہونا ازحد ضروری ہے۔ سیدہ بنت علی موسوی نے باور کرایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور تمام مکاتب نے مل جل کر حصول پاکستان میں اپنی قربانیاں پیش کیں اور آج بھی بقائے پاکستان کیلئے ضروری ہے کہ تمام مکاتب باہمی اتحاد و یگانگت سے تمام دشمنان دین و وطن کو ناکام و نامراد کردیں، انہوں نے کہا کہ کربلا کے شہداء میں کمسن بچوں اور بوڑھے مجاہدوں کا جذبہ فداکاری ہر دور کے حریت پسندوں کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے۔ مجلس عزاء سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس، ذاکرہ تہذیب زہرا، کرن رباب نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر منظور کردہ قرارداد میں سانحہ قصر شبیرؑ کی پرزور مذمت کی گئی اور اسے دشمنان اسلام کی کارروائی قرار دیا گیا جس میں کم سن بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا، قرارداد میں ابراہیم سکاؤٹس کے کم سن کارکن راحیل عباس کی جرات پر خراج تحسین پیش کیا گیا جس نے سرچ ڈیوٹی کے دوران دہشتگرد کو روکتے ہوئے اپنی جان قربان کردی، قرارداد میں سانحہ کے مرتکب عناصر کو گرفت میں لانے کا مطالبہ کیا گیا، اختتام مجلس پر شبیہہ مہندی شہزادہ قاسم ابن حسنؑ برآمد ہوئی اور ماتمداری کی گئی، جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی مجلس عزاء میں سیکیورٹی کے فرائض ام البنین ڈبلیو ایف نے ادا کئے جبکہ سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ نے معاونت کے فرائض سرانجام دیئے۔

انتخابات سے عین پہلے سامنے آنے والے نت نئے ایجنڈے دشمن کے ہتھکنڈے ہیں، امریکی غلامی کا طوق اتارنا ہوگا: آغا سید موسوی

صدر زرداری نے ایسے ایسے اقدامات کئے جن پر انہیں محمدؐ وآل محمدؐ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑیگا

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ ملک بھر میں چہلم شہدائے کربلاؑ کے جلوسوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے، کوئٹہ، ڈیرہ اسماعیل خان، کراچی، پاراچنار اور گلگت کے حساس شہروں میں فوج تعینات کی جائے، انتخابات سے عین پہلے سامنے آنے والے نت نئے ایجنڈے دشمن کے ہتھکنڈے ہیں، حکمران جواب دیں کہ اگر بھارت پسندیدہ ملک ہے تو پھر وہ اربوں ڈالر کے ہتھیار کس کیلئے خرید رہا ہے؟ دیوار برلن کی مثالیں دینے والے ذہن نشین کرلیں کہ پاک وہند کے درمیان بانیان پاکستان کی کھینچی ہوئی لکیر کبھی ختم نہیں ہونے دی جائے گی، صدر زرداری نے اپنے دور میں ایسے ایسے اقدامات کئے جن پر انہیں محمدؐ وآل محمدؐ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا، دہشتگردی حکمرانوں وسیاستدانوں کے ''نظریہ ضرورت'' کی بناء پر تھمنے کا نام نہیں لے رہی، چند گروپوں کی لڑائی کو مسالک مکاتب کی جنگ قرار دینا از خود دہشتگردی ہے، دہشتگرد گروپوں کو پالنے والے بیرونی ممالک سے احتجاج کیا جائے، داخلی وخارجی استحکام کیلئے امریکی غلامی کا طوق اتارنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی مرکزی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس میں چہلم شہدائے کربلا کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ پاکستان کی بدقسمتی کا آغاز اسی دن ہوگیا تھا جب یہ ان عناصر کے ہتھے چڑھ گیا جن کا اس کی تشکیل میں کچھ خرچ نہ ہوا تھا، مارشل لاء در مارشل لاء اور مفاد پرست در مفاد پرست حکمرانوں کے سبب ملک دولخت ہوا۔ ضیائی آمریت کا شب خون اس قدر مہلک تھا کہ آج ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں سے چشمہ خوں جاری نہ ہو، آقای موسوی نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا کہ بھارت کراچی وبلوچستان سمیت ملک بھر میں ہونے والی دہشتگردی میں کھلم کھلا ملوث ہے اسی نے پاکستان کو مصائب میں دھکیلا جبکہ حکمران اسے پسندیدہ قرار دیئے جانے کیلئے دیوانے ہوئے جا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اللہ اور رسولؐ کے نزدیک پسندیدہ ترین دین اسلام ہے لہذا مسلم ممالک کو پسندیدہ سمجھتے ہوئے ہی خارجہ وداخلہ اور تجارتی پالیسی بنائی جائے تو پورے عالم اسلام کے مسائل حل ہوسکتے ہیں، انہوں نے کہا کہ بیرونی دشمنوں کی سازشوں اور حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کے سبب آج پاکستان کا کوئی کوچہ، قریہ، شہر اور دیہات محفوظ نہیں تمام مسالک ومذاہب کی عبادت گاہیں حتیٰ کہ خود حکمران بھی محفوظ نہیں لہذا عوام اسلام، پاکستان اور نظریے کے ساتھ ساتھ اپنا دفاع بھی خود کریں۔ آغا سید حامد علی شاہ نے کہا کہ جب تک مسلم ممالک امریکہ سے چھٹکارا حاصل نہیں کرینگے انکے مسائل جوں کے توں رہینگے اگر دنیا کی آبادی کے ایک چوتھائی مسلمان ایک متحدہ مسلم محاذ بنالیں تو تمام سپر پاورز مسلمانوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں گی اور پاکستان کے حکمران اللہ رسولؐ وآل رسولؐ وپاکیزہ صحابہ کبارؓ کی راہ اختیار کریں تو پاکستان عالم اسلام کی قیادت کرسکتا ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ افہام وتفہیم کا راستہ صائب ہے اگر شدت پسند اپنے جرائم سے تائب ہوتے ہیں تو ان سے صلح میں کوئی حرج نہیں لیکن دہشتگرد گروپ پہلے خود ان بے گناہ خاندانوں سے معافی مانگیں جن کے پیاروں کو بلا جرم موت کی نیند سلا دیا گیا، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ آج سے تین عشرے پہلے بھی ہم نے یہی کہا تھا کہ مکتب مسلک زبان قبیلے کی بنیاد پر انتخابی سیاست ملک وقوم سے ہی نہیں مسلک مکتب سے بھی دشمنی ہے۔

شور ماتم سے زمانے کو جگائے رکھنا اپنی نسلوں کو عزادار بنائے رکھنا
قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے پوتے و نواسے
اور مختار جنریشن کے کم سن بچے قمہ زنی کر رہے ہیں۔
عبد الله
یا ابا عبد

جامعۃ المرتضیٰ میں ایام عزاء کے دوران ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن و دختران اسلام کے زیر انتظام برامد ہونے والی شبیہ تابوت۔

جامعۃ المرتضیٰ میں ایام عزاء کے دوران ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن ودختران اسلام کے زیر انتظام برامد ہونے والی شبیہ تابوت۔

چھ محرم الحرام کو ڈھوک سیداں راولپنڈی میں شہید ہونے والے ابراہیم اسکاؤٹس کے (اسکاوٹ راحیل عباس) کے جنازے کے مناظر۔

مختار آل محمدؐ

فخر العلماء علامہ سید نجم الحسن کراروی

سفیر حسین حضرت مسلم بن عقیل جب کوفہ پہنچے تو مختار ابن عبیدہ ثقفی کے مکان پر قیام پذیر ہوئے آپ نے سب سے پہلے مسلم بن عقیل کی بیعت کی، پھر بیعت کنندگان کی تعداد 30 ہزار تک پہنچ گئی، یزید کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے بصرہ کے گورنر ابن زیاد کو خط لکھا کہ فوراً کوفہ پہنچو اور کوفے کا چارج نعمان بن بشیر سے لے کر ابن زیاد کو دیا ور ساتھ ہی حکم دیا کہ مسلم بن عقیل کا سر کاٹ کر میرے پاس بھیج دے، مسلم کو جب ابن زیاد کی رسید گی کوفہ کی اطلاع ملی تو آپ خانہ مختار سے منتقل ہو کر ہانی بن عروہ کے مکان میں چلے گئے، حضرت ہانی کے بعد جناب محمد اکثیر خاندان رسالت کی محبت میں شہید کر دیئے گئے، ادھر مختار مسلم بن عقیل کی امداد کیلئے لشکر مضبوط کرنے کوفے کے دیہات کی طرف گئے اور ادھر ابن زیاد کے کثیر لشکر نے حضرت مسلم کو خس پوش گڑھے میں گرا کر شہید کر دیا، محب اہلبیت مختار ثقفی جب لشکر لے کر آرہے تھے تو راستے میں ایک لشکر سے ان کی مڈبھیڑ ہوگئی، جب انہیں پتہ چلا کے آپ مسلم کے حمایتی ہیں تو انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا مختار نے ان کے سردار قدامہ اور 20 آدمیوں کو فی النار کر دیا اور آگے بڑھے راستے میں انہیں شہادت مسلم کا علم ہوا تو شدید رنج و غم اور گریہ کے بعد مختار نے اپنی فوج کو واپس بھیج دیا اور خود کوفہ آگئے یہاں ابن زیاد کی طرف سے لگا ہوا پرچم دیکھا جس کے نیچے آنے والوں کو امان دینے کی منادی ہو رہی تھی مختار اس پرچم تلے آگئے، مخبر نے عمر بن الحارث کو اطلاع دی، حارث نے مختار کو دیکھ کر پہچان لیا کیونکہ وہ مرد بزرگ اور مشہور تھے ابن حارث نے کہا اے مختار! تم نے اچھا کیا یہاں آگئے، اب کوئی شخص تمہارے خلاف زبان نہیں کھول سکتا، حضرت مختار عمر بن الحارث اور ابن زیاد کی طلب پر داخل دربار ہوئے، ابھی دربار ابن زیاد میں مختار کے جھنڈے تلے آنے کا معاملہ زیر بحث تھا کہ قدامہ اور اس کے ساتھیوں کے قتل کی خبر ملی گی ابن زیاد نے مختار کو ملعون کہہ کر پکارا، مختار یہ برداشت نہ کر سکے اور ایک شخص سے تلوار چھین کر ابن زیاد پر حملہ کرنے بڑھے، عامر بن طفیل اور دیگر درباریوں نے دوڑ کر مختار کر پکڑ لیا۔ اس کے بعد ابن زیاد ملعون نے حکم دیا کہ مختار قید خانہ میں مقید کر دیا جائے چنانچہ آپ گرفتار ہو کر قید خانہ میں پہنچ گئے اور وہاں کی بے پناہ سختیاں جھیلنے لگے، ادھر حضرت مختار قید خانہ کوفہ میں پہنچائے گئے اور ادھر امام حسینؑ مکہ سے بارادہ کوفہ روانہ ہوگئے، امام حسینؑ کو اس وقت تک نہ حضرت مسلم کی شہادت کی خبر تھی اور نہ حضرت مختار کی گرفتاری اور قید کی اطلاع تھی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کیلئے جناب مختار کی تمنا

حضرت مختار کو یہ تو معلوم ہی تھا کہ حضرت امام حسینؑ مکہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں اور عنقریب کوفہ کیلئے روانہ ہونگے آپ یہ تمنا کر رہے تھے کہ کاش کوئی ایسا شخص پیدا ہو جائے کہ حضرت امام حسینؑ کو کوفہ پہنچادے اور وہ یہاں پہنچ کر ابن زیاد کو قتل کر دیں تا کہ قید و بند سے آزاد ہو جاؤں اور یزید کو اس کی جبروتیت کا مزہ چکھادوں۔ حضرت مختار تو حضرت امام حسینؑ کے حالات سے بے خبر تھے لیکن ابن زیاد کو ان کی نقل و حرکت کی اطلاع تھی، ابن زیاد نے یہ معلوم کرنے کے بعد کہ حضرت امام حسینؑ روانہ ہو چکے ہیں، حر کی سرکردگی میں ایک ہزار کا لشکر بھیج کر عمر سعد کو جنگ حسینی کا کمانڈر انچیف بنا دیا اور اسے حکم دیا کہ امام حسینؑ کو کوفہ پہنچنے سے پہلے ہی قتل کر دے چنانچہ وہ اسی ہزار کی فوج سے ان کا کام تمام کرنے پر تل گیا، حضرت مختار کو اس کی اطلاع نہ تھی کہ عمر سعد کی سرکردگی میں حضرت امام حسینؑ کے مقابلہ کیلئے فوجیں بھیجی جا رہی ہیں کچھ دنوں کے بعد انہیں اس انتظام کا پتہ چلا تو آپ سخت حیران و پریشان بارگاہ احدیت میں دعا کرنے لگے خدایا امام حسینؑ کی خیر کرنا، آپ کا حال یہ تھا کہ کبھی روتے اور کبھی سینہ وسر پیٹتے تھے اور کبھی انتہائی مایوس انداز میں کہتے تھے افسوس میں دشمنوں میں مقید ہوں اور اپنے مولا کی مدد کیلئے نہیں پہنچ سکتا، زاید قدامہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مختار کو بار بار یہ کہتے سنا ہے کہ کاش میں اس وقت مقید نہ ہوتا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان پر دولت صرف کرتا اور ان کی حمایت سے سعادت ابدی حاصل کرنے میں سرتن کی بازی لگا دیتا۔

کربلا میں خیام اہلبیتؑ کی تاراجی، حضرت زینب کا خولی کو بددعا دینا اور حضرت مختار کے ہاتھوں اس کی تعمیل۔

ادھر تو حضرت مختار قید خانہ کوفہ میں قید کی سختیاں جھیل رہے ہیں ادھر واقعہ کربلا عالم وقوع میں آیا اور حضرت امام حسینؑ اپنے اصحاب، اعزا، اقرباء اور فرزندان سمیت شہید کر دیئے گئے، شہادت امام حسینؑ کے بعد دشمنان اسلام اور قاتلان امام حسینؑ نے مخدرات عصمت و طہارت کے خیام کی طرف رخ کیا اور اس سلسلہ میں اس بہیمت کا ثبوت دیا جس کی مثال تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی، علامہ محمد باقر نجفی تحریر فرماتے ہیں کہ قتل حسینؑ کے بعد دشمنان خیام اہلبیت پر ٹوٹ پڑے، انہیں لوٹنا شروع کر دیا، سب سے پہلے ان کی چادریں سروں سے اتارلیں، یہ ہنگامہ دیکھ کر عمر سعد کے گروہ کی ایک عورت تلوار لے کر اپنوں پر حملہ آور ہوئی اور اس نے چلا کر کہا ہائے غضب، رسولؐ کی بیٹیاں بے پردہ جا رہی ہیں یہ دیکھ کر اس کے شوہر نے اسے پکڑ لیا اور اپنے خیمہ کی طرف لے گیا، حضرت فاطمہ بنت الحسین کا بیان ہے کہ ایک شخص نے ہمارے پاؤں سے چھاگل اتارنا شروع کی مگر وہ رو رہا تھا میں نے کہا کہ ظلم بھی کرتا ہے اور روتا

بھی ہے اس نے جواب دیا کہ روتا تو اس لئے ہوں کہ بنت رسولؐ کے پاؤں سے زیور اتار رہا ہوں اور اتارتا اس لئے ہوں کہ یہ تو اندھا دھند لوٹ ہے میں نہ لوں گا تو کوئی اور لے لے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ شمر کی معیت میں ساری قوم خیموں پر ٹوٹ پڑی اور سب کچھ لوٹ لیا اور خیموں میں آگ لگا دی، حضرت ام کلثوم کے کانوں میں دو بندے تھے، انہیں اس طرح گھسیٹ لیا کہ پھٹ گئیں اور خون جاری ہوگیا، حمید بن مسلم کا بیان ہے کہ گروہ جفا کار نے عورتوں کے کپڑے اتار لئے اور امام زین العابدین کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ انہیں قتل کر دیں میں نے بڑھ کر کہا کہ اتنے شدید مریض کو ہرگز قتل مت کرو، ایک روایت میں ہے کہ جونہی امام زین العابدین کو قتل کرنا چاہا حضرت زینب وام کلثوم ان سے لپٹ گئیں اور انہوں نے کہا کہ ہمیں قتل کر دے پھر انہیں قتل کرو، کتاب منتخب طریحی میں ہے کہ حضرت فاطمہ صغریٰؑ فرماتی ہیں کہ ہم درِ خیمہ پر کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ہمارے بابا جان اور ان کے دیگر مددگاروں کے سر کاٹے جا رہے ہیں پھر دیکھا کہ ان کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں میں دل میں سوچ رہی تھی کہ اب دیکھیں ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے اتنے میں خیمے لٹنے لگے ایک شخص نیزہ لئے ہوئے آگے بڑھا اور اس نے اپنے گھوڑے پر سواری کی حالت میں اپنے نیزے سے ہم لوگوں کی طرف حملہ کر دیا تھا اور ہم سب ایک دوسرے کے پیچھے چھپنے اور جان بچانے کی کوشش کرتے تھے اور حضرت محمدؐ، علی مرتضیٰؑ، امام حسینؑ غرضیکہ سب کو پکار کر چلاتے اور روتے تھے اور کوئی مددگار نظر نہ آتا تھا، ایک روایت میں ہے کہ اسی ہنگامے میں حضرت فاطمہ بنت الحسینؑ کی طرف ایک شخص نیزہ لئے ہوئے بڑھا اور اس نے چاہا کہ حضرت فاطمہ پر حملہ کر دے یہ مخدرہ ایک طرف کو بھاگی، اس نے ان کی پشت میں نیزہ چبھو دیا وہ گر کر بے ہوش ہوگئیں جب لوٹ مار کی آگ تھمی تو حضرت ام کلثوم ان کی تلاش کیلئے نکلیں، دیکھا کہ زمین پر بے ہوش پڑی ہیں حضرت ام کلثوم انہیں نہ جانے کس طرح ہوش میں لائیں، ہوش میں آتے ہی انہوں نے چادر مانگی، حضرت ام کلثوم نے فرمایا بیٹی ہم سب کی چادریں چھین لی گئی ہیں، راوی کا بیان ہے کہ اس ظالم نے پشت میں نیزہ کی انی چبھو کر ان کے کان سے در چھین لئے تھے اور کان کی لویں شگافتہ ہوگئی تھیں ایک روایت میں ہے کہ حضرت سکینہؑ دوڑ کر اپنے پدر بزرگوار کی لاش سے لپٹ گئیں اور بے ہوش ہوگئیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے بے ہوشی کی حالت میں سنا۔ ترجمہ: 1۔ اے میرے شیعو! جب ٹھنڈا پانی پینا تو میری پیاس کو یاد کر لینا اور جب کسی غریب اور بے کس شہید کے مرنے کو سننا تو دو آنسو بہا لینا۔: 2 میں رسول خدا کا نواسہ ہوں مجھے دشمنوں نے بلا جرم و خطا قتل کر ڈالا اور قتل کے بعد مجھے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر دیا۔: 3 کاش تم عاشور کے دن کربلا میں موجود ہوتے کہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے کہ میں کس طرح اپنے بچے کیلئے پانی مانگتا تھا اور وہ کس دلیری سے پانی دینے کے منکر تھے۔: 4 انہوں نے پانی کے عوض تیر سہ شعبہ سے میرے بچے کو نشانہ بنا دیا اور انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی اور مصیبت پر مصیبت ڈالتے چلے گئے۔: 5 ویل اور پھٹکار ہو ان لوگوں پر کہ انہوں نے مجھے ستا کر رسول کریم کے قلب کو مجروح کر دیا، شیعو! ان پر جتنا تم سے ہو سکے لعنت کرو۔ الغرض شہادت امام حسینؑ کے بعد اہل حرم سخت ترین مصائب میں مبتلا ہوگئے، انہیں ہنگامی حالات میں بروایت ابو مخنف عمر سعد نے آواز دی کہ اے لوگو! کیا دیکھتے ہو خیموں میں آگ لگا دو اور انہیں جلا ڈالو یہ سن کر انہیں کا ایک شخص بولا کہ اے ابن سعد کیا امام حسینؑ اور ان کے اہلبیت اور انصار کا قتل تیرے نزدیک کافی نہیں ہے کہ اب ان کے بچوں کو جلا رہا ہے، ارے اب یہ چاہتا ہے کہ ہم لوگ زمین میں دھنس جائیں اور ہم سب ہلاک ہو جائیں، اس کے بعد تمام لوگ خیموں کو لوٹنے لگے اور ہنگامہ عظیم برپا کر دیا ظالموں نے حضرت زینب وام کلثوم کے سروں سے نہایت بے دردی کے ساتھ چادریں چھین لیں حضرت زینب ارشاد فرماتی ہیں کہ میں خیمہ میں کھڑی تھی ناگاہ ایک کبود چشم شخص خیمہ میں درانہ داخل ہوگیا اور جو کچھ خیمہ میں تھا سب لوٹ لیا پھر حضرت امام زین العابدین کی طرف بڑھا جو سخت علیل تھے ان کے نیچے سے وہ چمڑا گھسیٹ لیا جس پر وہ لیٹے ہوئے تھے اور انہیں زمین پر ڈال دیا پھر وہ میری طرف بڑھا اور اس نے میرے سر سے چادر چھین لی، پھر میرے گوشواروں کو اتارنے لگا اور ساتھ ساتھ روتا بھی تھا جب گوشوارے اتار چکا تو میں نے کہا ظلم بھی کرتا ہے اور روتا بھی ہے اس نے کہا کہ میں تمہاری بے بسی پر روتا ہوں میں نے کہا خداوند عالم تیرے ہاتھ اور پاؤں قطع کرے اور تجھے آخرت کی آگ سے پہلے دنیا کی آگ میں جلائے، یہ ظاہر ہے کہ حضرت زینب کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ رائیگاں نہیں جا سکتے تھے بالآخر وہ وقت آ گیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹے گئے اور وہ آگ میں بھی جلایا گیا مورخ ابو مخنف لکھتے ہیں کہ حضرت زینب کے اس فرمانے کو ابھی چند ہی یوم گزرے تھے کہ حضرت مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے کوفہ میں خروج کیا اور دیگر ملعونوں کی طرح یہ شخص بھی جس کا نام خولی ابن یزید اصحی تھا، حضرت مختار کے ہاتھ آ گیا، آپ نے پوچھا کہ ما صنعت یوم کربلا تو نے کربلا میں کون کون سی حرکتیں کی ہیں، اس نے کہا کہ میں نے امام زین العابدین کے نیچے سے کھال کا بستر کھینچا تھا اور حضرت زینب کی چادر اتاری تھی اور ان کے کانوں سے گوشوارے لئے تھے یہ سن کر حضرت مختار زار و قطار رونے لگے جب گریہ کم ہوا تو فرمایا کہ اچھا یہ بتا کہ انہوں نے اس وقت کیا فرمایا تھا اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ خدا تیرے ہاتھ پاؤں قطع کرے اور تجھے آخرت سے پہلے دنیا میں نذر آتش کرے، یہ سن کر حضرت مختار نے فرمایا خدا کی قسم حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے دہن مبارک کے نکلے ہوئے الفاظ کی میں تعمیل کروں گا اس کے بعد آپ نے اس کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور اسے آگ میں جلوا دیا۔

از قلم نجم آفندی

کیا سخت واردات تھی خنجر گلے پہ تھا
ہونٹوں پہ حق کی بات تھی خنجر گلے پہ تھا

پھیلا رہا تھا نور صداقت جہان میں
تنظیم شش جہات تھی خنجر گلے پہ تھا

دولہا بھی ایک لمحہ کا مہماں تھا شام تک
سوئی ہوئی برات بھی خنجر گلے پہ تھا

اک آن میں فضائے دو عالم بدل گئی
اک سانس کی حیات تھی خنجر گلے پہ تھا

اندھیرا ہو رہا تھا جہان خراب میں
کیا جانے دن تھا رات تھی خنجر گلے پہ تھا

سجدہ میں سرلبوں پہ دعائیں، نظر میں شکر
دل میں خدا کی ذات تھی خنجر گلے پہ تھا

اصغر کا داغ رخصت آخر نماز عصر
تکمیل واقعات تھی خنجر گلے پہ تھا

روح حسینؑ بارگاہ بے نیاز میں
ممنون التفات تھی خنجر گلے پہ تھا

یوں کوئی نہر پر نہ ہوا ذبح تشنہ لب
دوگام پر فرات تھی خنجر گلے پہ تھا

دیکھا ہو بھائی کو جو تڑپتے تو کیا عجب
زینبؑ پس قنات تھی خنجر گلے پہ تھا

کس وقت ورثہ دار نبی کو کیا شہید
جب ساعت صلوۃ تھی خنجر گلے پہ تھا

سویا علی کالال دو عالم کو جیت کر
مٹھی میں کائنات تھی خنجر گلے پہ تھا

جان دے کے بجھ گیا جان مرتضی
جب موت میں حیات تھی خنجر گلے پہ تھا

نہج البلاغہ کے آئینے میں

جس میں لوگوں کو نصیحت فرمائی ہے اور زہد کی ترغیب دی ہے

شکر ہے خدا کا اس پر بھی جو دیا ہے اور اس پر بھی جو لے لیا ہے اس کے انعام پر بھی اس کے امتحان پر بھی، وہ ہر مخفی چیز کے اندر کا بھی علم رکھتا ہے اور ہر پوشیدہ امر کیلئے حاضر بھی ہے دلوں کے اندر چھپے ہوئے اسرار اور آنکھوں کی خیانت سب کو بخوبی جانتا ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں اور اس گواہی میں باطن ظاہر سے اور دل زبان سے ہم آہنگ ہے، خدا کی قسم وہ شے جو حقیقت ہے اور کھیل تماشہ نہیں ہے، حق ہے اور جھوٹ نہیں ہے وہ صرف موت ہے جس کے داعی نے اپنی آواز سب کو سنا دی ہے اور جس کا ہنکانے والا جلدی مچائے ہوئے ہے لہذا خبردار لوگوں کی کثرت تمہارے نفس کو دھوکہ میں نہ ڈال دے، تم دیکھ چکے ہو کہ تم سے پہلے والوں نے مال جمع کیا، افلاس سے خوفزدہ رہے، انجام سے بے خبر رہے صرف لمبی لمبی امیدوں اور موت کی تاخیر کے خیال میں رہے اور ایک مرتبہ موت نازل ہوگئی اور اس نے انہیں وطن سے بے وطن کر دیا، محفوظ مقامات سے گرفتار کر لیا اور تابوت پر اٹھوا دیا جہاں لوگ کاندھوں پر اٹھائے ہوئے، انگلیوں کا سہارا دیئے ہوئے ایک دوسرے کے حوالے کر رہے تھے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دور دراز امیدیں رکھتے تھے اور مستحکم بناتے تھے اور بے تحاشہ مال جمع کرتے تھے کہ جس طرح ان کے گھر قبروں میں تبدیل ہو گئے اور سب کیا دھرا تباہ ہو گیا، اس سوال ورثہ کیلئے ہیں اور ازواج دوسرے لوگوں کیلئے، نہ نیکیوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور نہ برائیوں کے سلسلے میں رضائے الٰہی کا سامان فراہم کر سکتے ہیں یاد رکھو جس نے تقویٰ کو شعار بنا لیا وہی آگے نکل گیا اور اسی کا عمل کامیاب ہو گیا لہذا تقویٰ کے موقع کو غنیمت سمجھو اور جنت کیلئے اس کے اعمال انجام دے لو، یہ دنیا تمہارے قیام کی جگہ نہیں ہے یہ فقط ایک گزرگاہ ہے یہ کہاں سے ہمیشگی کے مکان کیلئے سامان فراہم کر لو لہذا جلدی تیاری کر لو اور سواریوں کو کوچ کیلئے اپنے سے قریب تر کر لو۔ خطبہ نمبر 132

سکینہ جنریشن کارنر

اقوال امام حسینؑ

علینا بتول (پشاور) ممبر سکینہ جنریشن

☆عظیم کارناموں کو رہنما قرار دو اور فرصت سے جلد از جلد فائدہ حاصل کرو۔

☆بیشک بردباری زینت ہے اور وقار پرہیزگاری ہے۔

☆مومن زندگی میں آخرت کا سامان جمع کرتا ہے اور کافر اسی دنیا کی چند روزہ لذتوں میں مگن رہتا ہے۔

☆وقت اور موقع جلدی ہاتھ سے نکل جاتا ہے اور بڑی مشکل سے لوٹ کر آتا ہے

☆جب حق پر عمل نہ ہو رہا ہو اور باطل سے دوری اختیار نہ کی جا رہی ہو تو مومن کو حق ہے کہ لقائے الٰہی کی طرف رغبت کرے۔

☆سلام میں ستر نیکیاں ہیں جن میں 49 سلام کی ابتداء کرنے والے کیلئے ہیں اور ایک جواب دینے والے کیلئے ہے۔

☆سب سے بڑا سخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن سے انہیں کوئی امید نہ ہو۔

☆جو کسی مومن کی کرب و بے چینی کو دور کرے اللہ اس کی دنیا و آخرت کی بے چینی کو دور کرتا ہے۔

☆اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مرضی خرید لی۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کا مختصر تعارف

فاطمہ بتول ممبر سکینہ جنریشن لاہور

نام: حسنؑ

کنیت: ابو محمد

لقب: عسکری

والد بزرگوار: امام علی نقی

والدہ ماجدہ: بی بی حدیثہ خاتون

تاریخ و جائے ولادت: 10 ربیع الثانی 232 ہجری مدینہ منورہ

عمر مبارک: 27 سال

مدت امامت: 4 سال

تاریخ شہادت: 8 ربیع الاول 260 ہجری

قاتل: معتمد عباسی

روضہ مبارک: سامرہ (عراق)

آپ کے دور میں کتنے خلیفہ آئے: چھ عباسی خلفاء

امام کا طریقہ ملاقات: پردے کے پیچھے سے ملاقات کرتے

امام کے نزدیک صاحب عزت ہونے کی نشانی: جس صاحب عزت نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا اور جس ذلیل نے حق کو اپنایا وہ صاحب عزت ہو گیا۔

امام کے نزدیک کونسا کام مثل معجزہ ہے؟: جاہل کی تربیت کرنا اور کسی شے کے عادی کو اس کی عادت چھڑانا

امام کے شاگرد و اصحاب کی تعداد: 150

امام حسن علیہ السلام کا بچپن میں ترجمانِ وحی ہونا

تحریر: سیدہ نائمہ زینب
ممبر سکینہ جنریشن: شاہ پور ٹیکسلا

امام حسنؑ انتہائی کمسنی کے عالم میں اپنے نانا محمد رسول اللہ پر نازل ہونے والی وحی کو اپنی والدہ بی بی فاطمہ کو جا کر سنایا کرتے تھے، ایک روز حضرت علیؑ نے فرمایا اے بنت رسول میرا جی چاہتا ہے کہ میں حسنؑ کو ترجمانی وحی کرتے ہوئے خود دیکھوں اور سنوں، سیدہ نے آپ کو حضرت حسنؑ کے آنے کا وقت بتا دیا، ایک دن امیر المومنین حضرت علیؑ اپنے فرزند حسنؑ سے پہلے گھر تشریف لے آئے اور ایک گوشے میں چھپ کر بیٹھ گئے، امام حسنؑ حسب معمول تشریف لائے اور ماں کی آغوش میں بیٹھ کر وحی سنانا شروع کر دی لیکن جلد ہی عرض کی مادر گرامی! آج مجھے زبان وحی ترجمان میں لکنت اور بیان مقصد میں رکاوٹ محسوس ہو رہی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے میرے بزرگ محترم مجھے دیکھ رہے ہیں، یہ سن کر حضرت امیر المومنین نے دوڑ کر امام حسنؑ کو آغوش میں لے لیا اور بوسہ دینے لگے۔

دربار یزید میں امام زین العابدین کا خطبہ

مصباح زینب
ممبر سکینہ جنریشن دینہ جہلم

جب امام زین العابدین اہل حرم سمیت دربار یزید میں پہنچے اور مولا کو منبر پر جانے کا موقع ملا تو آپ نے انبیاء کی طرح فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، اے لوگو! میں علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہوں، میں اس کا فرزند ہوں جس نے حج و طواف کعبہ کیے، میں زمزم و صفا کا بیٹا ہوں، میں فرزند فاطمہ زہراؑ ہوں، میں اس کا پسر ہوں جو پس گردن سے ذبح کیا گیا، میں اس پیاسے کا بیٹا ہوں جس پر پانی بند کیا گیا میں محمد مصطفیٰ کا فرزند ہوں جس کے اہل حرم قید کیے گئے اور جس کے بچے بے جرم و خطا ذبح کر ڈالے گئے، میں اس کا فرزند ہوں جس کے خیموں میں آگ لگائی گئی جو زمین کربلا پر شہید کیا گیا اور جس کو نہ غسل دیا گیا نہ کفن اور اس کا سر نوک نیزہ پر بلند کر کے پھرایا گیا اور اس کے اہل حرم کو قیدی بنا کر لے جایا گیا، لوگو! خدا نے ہم کو پانچ چیزوں سے فضلیت بخشی ہے۔ ا: ہم معدن رسالت میں اور فرشتے ہمارے گھر میں آتے ہیں۔ ۲: ہماری شان میں قرآن کی آیتیں نازل ہوئیں اور ہم نے لوگوں کو ہدایت کی۔ ۳: شجاعت ہمارے گھر کی کنیز ہے، فخر و مباہات اور مفاحت ہمارا حصہ ہے۔ ۴: ہم ہدایت کا مرکز اور علم کا سرچشمہ ہیں اور مومنین کے دلوں میں ہماری محبت ہے۔ ۵: ہمارے ہی مرتبے آسمانوں اور زمینوں میں بلند ہیں اگر ہم نہ ہوتے تو خدا دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا ہر فخر ہمارے لئے ہے ہمارے دوست روز حشر سیراب ہونگے اور دشمن بدبختی میں ہونگے جب لوگوں نے امام کا کلام سنا تو چیخ کر رونے اور پیٹنے لگے، یزید نے لوگوں کی توجہ ہٹانے کیلئے موذن کو اذان دینے کا حکم دیا جب موذن نے کہا اشھد ان محمد الرسول اللہ تو امام نے فرمایا کہ محمد تیرا نانا ہے یا میرا، یزید نے کہا آپ کا۔ مولا نے فرمایا پھر تم نے کیوں ان کی اولاد کو شہید کیا یزید نے جواب نہ دیا اور محل میں چلا گیا۔

غم حسینؑ کو ترجیح دیتے ہوئے شہدائے سانحہ ڈھوک سیداں کے چہلم کی تاریخ کا اعلان آٹھ ربیع الاول کے بعد کیا جائیگا علامہ زاہد کاظمی

راولپنڈی۔ چیئرمین شہدائے سانحہ ڈھوک سیداں کمیٹی علامہ سید زاہد عباس کاظمی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

راولپنڈی(ام البنین نیوز) شہدائے سانحہ ڈھوک سیداں کمیٹی کے چیئرمین علامہ زاہد عباس کاظمی نے کہا ہے کہ غم حسینؑ کو ہر غم پر ترجیح دیتے ہوئے شہدائے سانحہ ڈھوک سیداں کے چہلم کی تاریخ کا اعلان شہداء کمیٹی کی جانب سے آٹھ ربیع الاول کے بعد کیا جائیگا، اگر چہلم کے موقع پر کچھ ہوا تو اس کی ذمہ داری ہم نہیں اٹھائیں گے، ہم ان تمام شخصیات کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ذاتی طور پر متاثرین کی حتی المقدور مدد کی، چیئرمین بیت المال زمرد خان اور ملک ابرار سمیت نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کے دلی شکر گزار ہیں، اس امر کا اظہار راولپنڈی پریس کلب میں علامہ سید محسن علی ہمدانی، علامہ سید مطلوب حسین تقی، سید طیب موسوی، سید قربان حسین شاہ، شوکت جعفری سمیت کمیٹی کے دیگر عہدیداران کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ علامہ کاظمی نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سانحہ ڈھوک سیداں کی تحقیقات میں انتظامیہ نے انتہائی غفلت کا مظاہرہ کیا ہے، اس ضمن میں کوئی بھی پیش رفت نہیں کی گئی، انتظامیہ خواب خرگوش کے مزے لے رہی ہے، شہادتیں ضائع کردی گئی ہیں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سانحہ ڈھوک سیداں کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، وفاقی حکومت سانحہ کے شہداء کے لواحقین اور زخمیوں کی امداد کرے، سانحہ کے بعض زخمی ذاتی اخراجات پر اپنا علاج کرانے پر مجبور ہیں، ان زخمیوں کیلئے سرکاری خرچ پر اعلیٰ علاج کا بندوبست کیا جائے، شہداء کے بچوں واہلخانہ کی کفالت کا انتظام کیا جائے، سانحہ کے مقام پر ہونے والے نقصانات کی تلافی کی جائے، ڈھوک سیداں سمیت راولپنڈی کے مضافاتی علاقوں کا سرچ آپریشن کیا جائے جہاں کالعدم تنظیموں اور جرائم پیشہ عناصر نے اپنی اماجگاہیں بنالی ہیں اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس سانحہ کی طرح مزید بھی سانحات ہو سکتے ہیں، دہشتگردی کے خاتمہ کیلئے موسوی امن فارمولا پر عملدرآمد کرایا جائے اور نام بدل کر کام کرنے والی کالعدم تنظیموں کو قانونی شکنجے میں جکڑا جائے، انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ملک میں دہشتگردی کا سلسلہ مسلسل جاری ہے، ڈھوک سیداں کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان کا سانحہ ہوا۔ گزشتہ روز اے این پی کے بشیر بلور کے سانحہ کے بعد کراچی میں مسلسل ٹارگٹ کلنگ جاری ہے جس سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ دہشتگردوں کا ٹارگٹ سنی یا شیعہ نہیں پورا پاکستان ہے لہذا ہم سب کو مل کر اس کیخلاف اقدامات کرنا ہوں گے، انہوں نے کہا کہ راولپنڈی دارالحکومت کا جڑواں شہر ہونے کے ناطے انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس طرح اور اس شہر میں رونما ہونے والے کسی بھی حادثہ سانحہ کے اثرات پورے ملک میں مرتب ہوتے ہیں، محرم الحرام کے آغاز پر یہ دعوے تو بہت کئے گئے کہ ملک میں سکیورٹی ہائی الرٹ ہے لیکن دین و وطن کے دشمن دہشتگردوں نے 6 محرم کو جی ایچ کیو سے دو اڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر ڈھوک سیداں میں پر امن ماتمی جلوس پر خودکش حملہ کرکے حکومتی دعوؤں کا پول کھول دیا اور فرزند رسول امام حسینؑ کے سوگ میں مبتلا فضا مزید سوگوار اور اشکبار ہوگئی خدا بھلا کرے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے رہنماؤں کا جنہوں نے جائے حادثہ پر صورتحال کو سنبھالا بصورت دیگر پورے شہر کو آگ لگادی جاتی، انہوں نے کہا کہ اس سانحہ میں دو درجن سنی و شیعہ عزادار درجہ شہادت پر فائز ہوئے اور بیسیوں زخمی ہوئے لیکن کسی وفاقی و صوبائی وزیر حتی کہ کسی سیاستدان تک نے جائے حادثہ پر جانے کی زحمت گوارا کی اور نہ ہمارا ہاتھ بٹایا ہم خود لاشیں اٹھاتے رہے زخمیوں کو ہسپتالوں میں پہنچاتے رہے اور خود ہی خون کا انتظام کرتے رہے، وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ نے اگر ہسپتال کا دورہ بھی کیا تو ایسے چھپ کر کہ متاثرین کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو کہ ان کے مسائل سننا پڑیں گے، علامہ کاظمی نے کہا کہ صوبائی حکومت کی جانب سے مقامی ایم این اے ملک ابرار نے امدادی چیک تقسیم کئے ان میں سے بھی اگرچہ کچھ متاثرین کو چھوڑ دیا گیا ہے لیکن وفاقی حکومت نے مدد تو خاک متاثرین سے اظہار ہمدردی بھی نہ کیا، خیبر پختونخوا کی ایک بچی پر حملہ یقیناً افسوسناک تھا جس پر پورا پاکستان ہلا کر رکھ دیا گیا اور حکمرانوں نے کیا کیا انتظامات کر ڈالے لیکن ڈھوک سیداں جہاں شہید ہونے والوں میں درجن بھر بچے شامل تھے کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، ایک محترم صحافی وا ینکر کیخلاف سازش کرنے والوں کیلئے تو تین کروڑ روپے کا انعام رکھا گیا جبکہ ان معصوم پھولوں جنہیں دہشتگردوں نے مسل کر رکھ دیا وفاقی حکومت نے چند روپے بھی دینا گوارا نہ کیا، ابراہیم سکاؤٹس جس کا ماٹو اطاعت خالق اور خدمت مخلوق ہے اور مختار فورس کے رضا کار جو بے لوث حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں کو خون میں نہلا دیا گیا لیکن ان کے زخموں پر کسی نے مرہم نہ رکھا اپنے آپ کو فرزند راولپنڈی اور فخر پوٹھوہار کہنے والے کہاں اس قدر بے حسی اور مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کرنے والے کس منہ سے اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ کہتے ہیں، کیا یہاں مارے جانے والے پاکستان کے باسی نہ تھے؟ کیا ہمیں وطن دوستی اور امن پسندی کی سزا دی جارہی ہے؟ اگر انہیں صرف شیعہ ہونے کی سزا دی جارہی ہے تو سن لیں کہ ہمارے ساتھ اہلسنت عزادار بھی شہید ہوئے آپ صحافیوں نے خود دیکھا کہ تمام شیعہ سنی برادران کی نماز جنازہ ایک ساتھ ادا کی گئی اور انہیں ایک ساتھ قبر میں دفنایا گیا جو شیعہ سنی اتحاد و یکجہتی کا عملی نشان ہے۔

امام زین العابدینؑ زہد و عبادت کے بے مثل شاہکار تھے علامہ حسین مقدسی

شاہ پور میں جلوس تابوت ذوالجناح و علم، علماء ذاکرین کا خطاب، سانحہ ڈھوک سیداں و ڈیرہ اسماعیل خان کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ

راولپنڈی (اے ایس آر نیوز) سید الساجدین حضرت امام زین العابدینؑ کی شہادت کے سلسلے میں عشرہ کربلاؑ کی مجالس اور ماتمی جلوسوں کا سلسلہ ہفتہ کو بھی جاری رہا شاہ پور میں آغا سید افتخار حسین مشہدی، آغا سید جون علی مشہدی، سید ظہور حسین شاہ نقوی او اختر حسین شاہ نقوی کے زیر اہتمام خیمہ سادات پی ایم اور وڈ نزد ٹیکسلا میوزیم میں مجلس عزا منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید حسین مقدسی نے حضرت امام زین العابدینؑ کی سیرت و کردار اور پیغام حسینیت کیلئے گراں قدر خدمات اور قربانیوں پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ بیمار کربلاؑ نے پابند سلاسل ہونے کے باوجود یزیدیت کی سازشوں اور گمراہ کن پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا جس کی بدولت نام یزید داخل وشنام ہو گیا علامہ شیخ اعجاز حسین مدرس نے کہا کہ حضرت امام زین العابدینؑ واقعہ کربلا کے چشم دید گواہ اور وارث خون حسینؑ ہیں جن کی تمام زندگی پیغام حسینیت کے فروغ اور دفاع میں بسر ہوئی آپؑ غرباء اور مساکین پر بہت مہربان تھے اور صرف مدینہ میں سوسے زائد غریب گھرانوں کی حفاظت فرماتے تھے اور کبھی غرباء کو اپنے دروازے پر دست سوال دراز کرنے کا موقع نہیں دیا بلکہ آپ کا شعار تھا کہ آپؑ خوراک کی بوریاں اپنی پشت پر لاد کر رات کی تاریکی میں مستحقین تک پہنچاتے تھے معروف سکالر چوہدری مشتاق حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام زین العابدینؑ امامت و عصمت اور زہد و عبادت کے بے مثل شاہکار تھے جن کی روحانی بادشاہت کے دشمن بھی معترف ہیں اور ان جیسا عبادت گزار تاریخ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی نہیں دکھا سکی مجلس عزا سے مولانا وقار حسین نقوی الحمی، مفتی باسم عباس زاہری، ذاکر ذریت عمران شیرازی، مولانا اسد عباس نقوی، ذاکر زین عباس زینی، ذاکر شوکت عباس میر، ذاکر قاصد حسین شاہ اور نوجوان خطیب منتظر مہدی نے بھی خطاب کیا اس موقع پر منظور کردہ قراردادوں میں سانحہ ڈھوک سیداں، ڈیرہ اسماعیل خان سمیت ملک بھر میں رونما ہونیوالے دہشتگردی کے سانحات کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے اور کالعدم تنظیموں کو آہنی شکنجے میں جکڑنے کا مطالبہ کیا گیا بعد ازاں جلوس علم حضرت عباس علمدارؑ برآمد ہوا جس میں حسن ابدال، گاہی گفاں، سموٹ سمیت ٹیکسلا اور گردونواح کی ماتمی تنظیموں نے شرکت کی جلوس سید اختر حسین شاہ اور سید ظہور حسین شاہ کی رہائشگاہوں سے ہوتا ہوا براستہ پی ایم اور روڈ امام بارگاہ قصر زہراؑ پہنچ کر اختتام پذیر ہوا ایم ایف پی، ایم او، مختار ایس او اور ابراہیم سکاؤٹس کے جوانوں نے جلوس کے انتظام اور سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے عالمی عشرہ بیمار کربلاؑ کی مناسبت سے انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ کرن عابدی نے کہا کہ بیمار کربلا حضرت امام زین العابدینؑ جرات و ہمت اور صبر و استقامت کے پیکر تھے جنہوں نے بعد شہادت حسینؑ پابند سلاسل ہونے کے باوجود اپنے دل ہلا دینے والے خطبات سے دربار یزید و ابن زیاد کو لرزہ براندام کر دیا انہوں نے کہا کہ یزیدی گماشتے آج بھی اسلام کو ہر جگہ بدنام کر رہے ہیں جن کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کیلئے اسوہ سجادؑ بہترین نمونہ عمل ہے انہوں نے کہا کہ اسیران کربلا نے کوفہ و شام کے بازاروں اور یزید و ابن زیاد کے درباروں میں بے ردا اور رسن بستہ ہونے کے باوجود حسینیت کے پیغام کو بڑی جرات و دلیری کیساتھ پہنچایا، ان مخدرات عصمت کا پاکیزہ اسوہ دنیائے نسوانیت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے اس موقع پر عیلہ کاظمی نے مرثیہ خوانی کی بعد ازاں ماتمداری کی گئی مسجد و امام بارگاہ قصر خدیجۃ الکبریٰ ترلائی کلاں اسلام آباد میں علامہ بشارت حسین امامی نے مجلس سے خطاب کیا بعد ازاں ماتمداری کی گئی۔

ایام عزائے حسینیؑ کے دوران تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے لانگ مارچ میں شمولیت کی خبریں گمراہ کن ہیں، مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ

عہد شکن حکمرانوں اور رہنماؤں کے سبب قوم مسائل کے بھنور میں گرفتار ہے، 2 تا 8 ربیع الاول ہفتہ عہد و پیمان منانے کا اعلان

اسلام آباد(ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے جنرل سیکرٹری سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ راہ حسینیت پر گامزن رہتے ہوئے عقیدہ ونظریہ اور مادر وطن کے تحفظ کا عہد نبھانے کیلئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان پر ایام عزا کے الوداع اور شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے سلسلے میں 2 تا 8 ربیع الاول "ہفتہ عہد و پیمان منایا جائے گا۔عزاداری سید الشہداء سب سے بڑا اور موثر احتجاج ہے ایام عزائے حسینیؑ کے دوران تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے لانگ مارچ میں شمولیت کی خبریں گمراہ کن ہیں۔وارثین شہدائے کوئٹہ کے وارثین کے مطالبات تسلیم کئے جائیں بصورت دیگر ایام عزائے حسینیؑ کے اختتام 8 ربیع الاول کے بعد قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے حکم پر راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے مختار ایس او بلوچستان کے رہنما مردان علی چنگیزی کی زیر سرکردگی طلباء کے وفد سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے صدر وزیر اعظم چیف جسٹس وزیر داخلہ گورنر چیف سیکرٹری کو مراسلات میں قومی مطالبات سے آگاہ کر دیا ہے کہ فی الفور شہدائے کوئٹہ کے وارثین کے مطالبات تسلیم کئے جائیں تاکہ میتوں کی عزت واحترام کے ساتھ تدفین کی جاسکے۔اس میں کسی قسم کی تاخیر یا سیاسی مصلحتیں قوم وملک کیلئے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں۔انہوں نے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سے مطالبہ کیا کہ سانحہ علمدار روڈ کوئٹہ سمیت بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے سانحات اور حکومت کی مجرمانہ خاموشی کا suo moto نوٹس لیں۔آج تک کسی دہشت گرد کو سزا نہیں ہوسکی ناقص تفتیش اور کاروائی پر جس طرح چیف جسٹس نے حج سکینڈل، این آر او اور دیگر کیسز میں انتظامیہ کے خلاف تادیبی کاروائی کی دہشت گردی کے کیسز میں بھی اسی طرح تفتیشی عمل کی نگرانی کریں تاکہ انسانیت دشمن کیفر کردار تک پہنچیں۔سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے کہا کہ کوئٹہ میں رونما ہونے والے سانحات نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے لیکن حکمرانوں میں جنبش نہیں ہو رہی۔انہوں نے کہا کہ آج قوم عہد شکن حکمرانوں اور رہنماؤں کے سبب مسائل کے بھنور میں گرفتار ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اہلبیت اطہارؑ اور پاکیزہ اصحابؓ باوفا نے ایفائے عہد کی سنہری تاریخ رقم کی اور دین وشریعت کی حفاظت و پاسداری اور انسانیت کی بقاء کیلئے وہ عظیم ترین قربانیاں پیش کیں جو پوری انسانیت اور عالم بشریت کیلئے مشعل نور ہیں۔انہوں نے واضح کیا کہ اسلام بلکہ تمام مذاہب وادیان اور ملل واقوام کے نزدیک عہد و پیمان کی اہمیت مسلم ہے اور ایفائے عہد کی صفت سے مزین انسان کو عزت و وقار اور تکریم واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے، طوفان تھم سکتا ہے، دریا اپنے رخ موڑ سکتے ہیں مگر عہد و پیمان کی صفت سے آراستہ شخص اپنے کیے ہوئے وعدے سے منحرف نہیں ہوسکتا، چاہے وہ عہد و پیمان ذاتِ الہی سے ہو یا مخلوقِ خدا سے، وہ ہر حال میں اسے پورا کر کے رہتا ہے قائد ملت جعفریہ آقائے موسوی کے پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کے سورہ یٰسین میں ارشادِ خداوندی ہے کہ اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی بندگی نہیں کرو گے کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور میری عبادت کرو گے یہی صراطِ مستقیم ہے اور راہ مستقیم ہی حسینیت ہے، ثابت ہوا ہے کہ جو عہد و پیمان کی پابندی نہیں کرتے وہ شیطان کے بندے ہیں اور ایفائے عہد کرنے والے رحمن کے بندے ہیں۔مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ نے اہل وطن سے اپیل کی کہ وہ گیارہویں جانشین رسولؐ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کی مناسبت سے 2 تا 8 ربیع الاول ہفتہ عہد و پیمان منا کر خلاق عالم اور مخلوق الہی سے دل و جان کے ساتھ عہد کریں کہ محمد وآل محمد علیہم السلام کے نقش پا پر چلتے ہوئے دین وشریعت جو حسینیت سے عبارت ہے، پر ہرگز آنچ نہیں آنے دیں گے، اس مقصد کیلئے شیطانی قوتوں سے تا ظہور مہدیؑ نبرد آزما رہیں گے، یہی عزاداری ہے جو ہمارا شرعی فریضہ اور ذمہ داری ہے جس کے بارے میں ہرگز کوئی سودا بازی نہیں کریں گے اور نہ کسی مائی کے لال کو کرنے دیں گے۔دریں اثناء ہفتہ عہد و پیمان کے پروگراموں کو منظم و مرتب کرنے کیلئے ٹی این ایف جے کی مرکزی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جس کا کنوینر ڈاکٹر ایس ایم رضوی کو نامزد گیا ہے جبکہ محمد علی شاکر ڈپٹی کنوینز اور حیدر عباس باجوہ سیکرٹری ہوں گے۔

امام حسینؑ دین کی بقاء ہیں سیدہ تبسم نقوی

(پشاور ام البنین نیوز) امام بارگاہ آغا سید عباس شاہ (محلہ خداداد میں بسلسلہ چہلم مظلوم کربلا مجلس عزا کا انعقاد ہوا جس سے ذاکر اہلبیت سیدہ تبسم نقوی نے خطاب کیا اور فرمایا امام حسینؑ دین کی بقاء ہیں، اگر آپ یزید ملعون کی غیر اسلامی حرکات کا منہ توڑ جواب نہ دیتے تو آج رشتوں کا یہ تقدس نہ ہوتا، مجلس کے اختتام پر علم حضرت عباسؑ اور شبیہہ ذوالجناح برآمد ہوا مجلس میں سیکیورٹی کے فرائض ام البنین ڈبلیو ایف نے سرانجام دیئے۔

حسن مجتبیٰ نے دین کی سربلندی کیلئے تلوار اٹھائی اور دین کی بقاء کیلئے صلح کی: سیدہ عترت نقوی آف پشاور

(پشاور ام البنین نیوز) بسلسلہ شہادت شہزادہ صلح امن، حسن مجتبیٰ خمسہ مجالس کا انعقاد 23 تا 27 صفر امام بارگاہ آغا حیدر شاہ میں کیا گیا، جس سے ذاکرہ اہلبیت سیدہ عترت نقوی نے خطاب کیا اور فرمایا کہ امام حسن شکل وشباہت میں محمد مصطفیٰ کی طرح تھے، شجاعت میں علی مرتضیٰؑ کی طرح اور صبر میں سیدہ زہرا کی طرح تھے، جب دین پر وقت پڑا اور شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کی ضرورت پڑی تو حسن مجتبیٰ نے دین کی سربلندی کیلئے تلوار اٹھائی اور دین کی بقاء کیلئے صلح کی تا کہ امن قائم ہو۔

شریکۃ الحسینؑ زینب بنت علیؑ نے مقصد شہادت حسینؑ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا، ذاکرہ اہلبیت کلثوم حجاب آف پشاور

(پشاور ام البنین نیوز) بسلسلہ شہادت ثانی زہرا 25 صفر المظفر مجلس عزاء کا انعقاد امام بارگاہ مائی پٹھانی (محلہ حسینیہ) پشاور میں کیا گیا، مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ کلثوم حجاب نے فرمایا کہ شریکۃ الحسینؑ زینب بنت علی نے مقصد شہادت حسینؑ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا آپ کے دل دوز دیر تاثیر خطبوں نے نہ صرف دربار یزید کو لرزہ براندام کیا بلکہ بعد از رہائی شام سے مدینے تک لہجہ علیؑ میں دیئے گئے آپ کے خطبوں نے باطل کی قلعی کھول دی اور حق کو طشت ازبام کیا اور عوام پر یہ حقیقت منکشف کردی کہ اگر حسینؑ سر نہ دیتے تو دنیا میں کوئی کلمہ گو نہ رہتا، بی بی زینبؑ نے بھائی حسینؑ کے ساتھ کئے گئے قول نبھائے اپنی ردا دے کر دین کی آبرو کو بچالیا اور شام میں شہادت پا کر شہزادی سکینہ کا ساتھ نبھایا، مجلس میں کثیر تعداد میں مومنات نے شرکت کی اور سیکیورٹی کے فرائض ام البنین ڈبلیو ایف نے سرانجام دیئے۔

سیدہ زہرا محمد مصطفیٰ کے اور سیدہ سکینہ حسینؑ مظلوم کربلا کے جگر کا ٹکڑا ہیں

شہزریہ بتول کیانی آف پشاور

(پشاور ام البنین نیوز) بسلسلہ شہادت شہزادی سکینہؑ 9 صفر المظفر کو مجلس عزاء کا انعقاد سکینہ جنریشن پشاور کے زیر اہتمام امام بارگاہ آغا بہادر علی پشاور میں ہوا۔ مجلس سے ننھی ذاکرہ اہلبیت شیزریہ بتول کیانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ فرمان مصطفیٰ ہے کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اب اگر محمد رسولؐ ہیں تو فاطمہ رسالت کا ٹکڑا، نبی ہیں تو فاطمہ نبوت کا ٹکڑا، باپ میں تو فاطمہ ذات کا ٹکڑا، رحمت اللعالمین ہیں تو فاطمہ خیر النساء العالمین ہیں، سیدہ کائنات کے طبقہ نسواں کیلئے بہترین نمونہ تھیں، آپ نے نہ صرف قید حیات میں پردے کی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ بعد از شہادت بھی آپ کو بصورت جنازہ نامحرموں کی نظر سے ناگواری کا احساس تھا، اسی لئے اپنے لئے تابوت پسند فرمایا، اسی گلزار عصمت وطہارت کی ننھی کلی کا نام سکینہ بنت الحسینؑ ہے جسے مولا حسینؑ نے اپنے تسکین قلب کیلئے رب سے مانگا، آپ بھی حیا و پردے میں اپنی دادی سے کم نہ تھیں، عصر عاشور دامن جلا مگر نامحرم کو قریب نہ آنے دیا، ہاتھوں سے چہرے کا پردہ کیا مگر نامحرم کی نظر نہ پڑنے دی، سیدہ زہرا محمد مصطفیٰ کے اور سیدہ سکینہ حسینؑ مظلوم کربلا کا ٹکڑا ہیں جسے فاطمہ زہرا کو اذیت پہنچانا رسول اللہ کو اذیت پہنچانے اور سکینہ بی بی کو اذیت پہنچانا امام حسینؑ کو اذیت پہنچانے کے برابر ہے، مجلس میں سکینہ جنریشن کی بچیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور شہزادی سکینہ کو سوز وسلام اور نوحہ خوانی کر کے پرسہ پیش کیا، مجلس میں سیکیورٹی کے فرائض گرلز گائیڈ اور ام البنین ڈبلیو ایف نے سرانجام دیئے، مجلس کے اختتام پر تابوت بی بی سکینہ برآمد ہوا اور ماتم داری کی گئی۔

سکینہؑ بنت الحسین نے ظلم و جبر کیخلاف صبر کی عظیم مثال قائم کی، سیدہ توصیف زہرا نقوی

(لاہور ام البنین نیوز) بسلسلہ شہادت بی بی سکینہ تو صفر المظفر کو سکینہ جنریشن لاہور کے زیر اہتمام مجلس عزا کا انعقاد امام بارگاہ قصر پنجتن میں کیا گیا مجلس سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ اہل بیت سیدہ توصیف زہرا نقوی نے فرمایا کہ شہزادی سکینہ باعث تسکین قلب حسین تھیں آپ لشکر حسینی کی وہ کم سن مجاہدہ ہیں جن کے ذکر کے بغیر تاریخ کربلا ادھوری ہے آپ اپنی دادی فاطمہ زہرا، پھوپھی ثانی زہرا اور بابا حسین مظلوم کربلا ہی کی طرح صابرہ و شاکرہ رہیں مولا کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہونے کے باوجود سکینہ بنت الحسین نے ظلم و جبر کیخلاف صبر کی وہ مثال قائم کی تاریخ انسانی جس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے عصر عاشور خیموں کی لوٹ مار کے دوران ایک شقی نے جب بے دردی سے آپ کے گوشوارے چھینے تو کانوں سے خون کے فوارے جاری ہوئے آپ کے صبر کو دیکھ کر ظالم خود رونے پر مجبور ہو گیا جہاں ظلم کی انتہا نہ تھی وہاں شہزادی کے صبر و برداشت کی انتہا نہ تھی مجلس میں سکینہ جنریشن کی ممبران نے سوز، سلام اور نوحہ خوانی سے بی بی کو پرسہ پیش کیا مجلس کے اختتام پر تابوت بی بی سکینہ برآمد ہوا آخر میں تمام بچیوں نے ملکر شہزادی سکینہ کو غازی عباس کا واسطہ دیکر دست دعا بلند کئے اور دعا "میں بھیک لینے آئی ہوں در پہ سکینہ بی بی چچا سے کہہ دو" کا ورد کیا۔

یہودیت اور استعماریت کو زیر کرنے کیلئے حسینیت کا دامن تھامنا ہوگا، ڈاکٹر ندا کاظمی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق ہفتہ اسیران کربلا کے سلسلے کی مجالس سے خطیبہ ڈاکٹر ندا کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امام عالی مقامؑ نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ عظمت کا معیار قوم و قبیلہ نہیں بلکہ بندگی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہودیت اور استعماریت کو زیر کرنے کیلئے حسینیت کا دامن تھامنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ نواسہ رسولؐ نے سجدہ خالق میں سر کٹا دیا لیکن فاسق و فاجر یزید نابکار کی بیعت نہیں کی۔انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ بعد شہادت حسینؑ حضرت زینب بنت علیؑ اور بیمار کربلا امام زین العابدینؑ نے اپنے دل ہلا دینے والے خطبات اور تقاریر کے ذریعے یزیدیت کے چہرے پر پڑے ہوئے اسلام کا مصنوعی نقاب الٹ دیا۔انہوں نے کہا کہ حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت نے اسلام کو زندہ کر دیا اور اسیران کربلا کے خطبوں نے حسینیت کو چار چاند لگا دیئے، ندا کاظمی نے کہا کہ دشت کربلا میں بعد شہادت حسینؑ امت نے جو اجر رسالت ادا کیا عزاداران مظلومؑ کربلا اس کی یادگار باقی رکھتے ہوئے مظلومیت سے اظہار حمایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم شہدائے کربلا اور اسیران کربلاؑ سے منسوب تبرکات برآمد کر کے مقتول جور جفا حسینؑ ابن علیؑ اور اسیران کربلاؑ کے ساتھ محبت کا اظہار کرتے ہیں، انہوں نے اس عہد کا اعادہ کیا کہ پاکستان کے موالیان حیدر کرارؑ اور عزاداران مظلوم کربلا قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری پر کاربند رہتے ہوئے آٹھ ربیع الاول تک عزاداری کو ہر شے پر ترجیح دیگے، اس موقع پر حفیظہ خاتون اور شہر بانو نقوی نے مرثیہ خوانی کی۔

حساس ہے اصغرؑ

حماد اہلبیت: محسن نقوی شہید

سرمایہ دیں، دولت احساس ہے اصغرؑ

ہم نام علیؑ جرات عباس ہے اصغرؑ

شبیرؑ وہ قرآن مصائب ہے کہ اس میں

"الحمد" سکینہ ہے تو "والناس" ہے اصغرؑ

نیند آہی گئی ہے تو اسے اب نہ جگانا

اے شام غریباں بڑا حساس ہے اصغرؑ

ممکن ہو تو محشر میں بھی لب چوم لے اس کے

اے کوثر و تسنیم، تری پیاس ہے اصغرؑ

زنداں میں ربابؑ اب بھی بدلتی نہیں کروٹ

وہ اب بھی سمجھتی ہے، میرے پاس ہے اصغرؑ

اعداء کے مقابل کوئی دیکھے اسے محسن!

اسلام کے جذبات کا عکاس ہے اصغرؑ

گردن علی اصغرؑ پر حرملہ کا تیر اطفال کیلئے راہ حق میں سینہ سپر ہونے کا عملی درس ہے، بنت علی موسوی

کمسن شہزادہ علی اصغرؑ کی قربانی داستان شہادت کا عظیم باب ہے،

ذاکرہ طاہر بلقیس اور حفیظہ خاتون کا خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) محسن انسانیت شہید اعظم حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں کی یاد میں ام البنین ڈبلیو ایف سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈز اور انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں عشرہ محرم کی پانچویں مجلس میں شہادت شہزادہ علی اصغرؑ بیان کرتے ہوئے مفکرہ اسلام خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ دین کی سرفرازی کیلئے حضرت امام حسینؑ نے اپنا بھرا کنبہ لٹا کر قربانی وایثار کی وہ عظیم مثال پیش کی جس کی تاریخ انسانی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرزند رسولؐ حضرت امام حسینؑ عزم و ثبات کے کوہ گراں تھے جنہیں ظلم و جبر و شیطانیت کے تمام تر ہتھکنڈے راہ صداقت سے نہ ہٹا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کمسن شہزادہ علی اصغرؑ کی قربانی داستان شہادت کا وہ عظیم باب ہے جس نے پروپیگنڈے کے زور پر شہادت حسینؑ کو چھپانے کی تمام تر سازشوں کو ناکارہ بنا دیا۔ سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ حضرت امام عالی مقامؑ کی قربانی دین اسلام کا قیمتی اثاثہ ہے، جس کے نتیجہ میں اسلام کو استحکام حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ کسی خاص فرقے کی میراث نہیں بلکہ تمام مکاتب فکر کے لوگ امام حسینؑ کو امام برحق مانتے ہیں، امام حسین علم و حکمت، صبر و شکر، زہد و تقویٰ کا عظیم مینارہ ہیں، انہوں نے کہا کہ ہادی برحق فخر موجودات خاتم المرسلین اور ان کے اہلبیتؑ نے تعلیمات اسلام سے انسانیت کا رخ بدل دیا۔ کرہ ارض پر حریت، مساوات و اخوت کا نیا سورج طلوع کیا لوگوں کو وحدت کے رشتوں سے منسلک کیا، مجلس عزاء سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس، ذاکرہ زوار حفیظہ خاتون نے بھی خطاب کیا، اس موقع پر گہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ برآمد ہوا اور خواتین نے ماتمداری کرکے بارگاہ عصمت میں کربلا کے کمسن شہید کا پرسہ پیش کیا۔

الماس ہوٹل

کشادہ ہوادار کمرے، فیملی روم، اٹیچ باتھ اور جدید سہولتوں سے آراستہ

پروپرائیٹر: ولایت حسین

میونسپل کارپوریشن پلازہ نزد کابلی گیٹ قصہ خوانی بازار پشاور۔فون: 2568979

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر و ایڈیٹر
آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زر سالانہ

فون + فیکس 091-2552710
Email: almoosavi.news@yahoo.com

جشنِ صادقینؑ
و
عیدِ زہراؑ
برائے خواتین
۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ
27 جنوری 2013
بروز اتوار
صبح 10 بجے
مرکزی مسجد و
امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ
G- 9/4
اسلام آباد
خطیبہ ناجیہ نجف
ذاکرہ ملائکہ غفار ذوالہران
آپا سیدہ حسین خطیبہ
خطیبہ سیدہ تہذیب زہراء
ندا بخاری
گوہر فاطمہ خطیبہ
مسز بلقیس شاہ
روبینہ مظہر خطیبہ
خانم زہرا گل
ترجمان سابق ایرانی سفیر
قرۃ العین مبلغہ
ندا کاظمی ڈاکٹر
نیلوفر زوار خطیبہ سیدہ
ثمینہ مشتاق خطیبہ
پروفیسرہ پروین زیدی خطیبہ
خطیبہ ڈاکٹر فرزانہ نقوی سیدہ اسلام آباد
خطیبہ نزہت نقوی اسلام آباد
سیدہ کرن عابدی خطیبہ
خانم قمر زہراء نقوی فاضلہ قم
ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری
خطیبہ آلِ نبی اسلام آباد
سیدہ بنت علی موسوی
زوار حفیظہ خاتون
شاعرہ اختر نقوی
تلاوت
رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ
عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی
سیدہ شہر بانو نقوی
قاریہ منہاج علی
سلام
فرائض نظامت
ام البنین ڈبلیو ایف پی، سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ، انجمن دختران اسلام مرکزی مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G- 9/4 اسلام آباد